قصیدۂ غوثیہ

مع

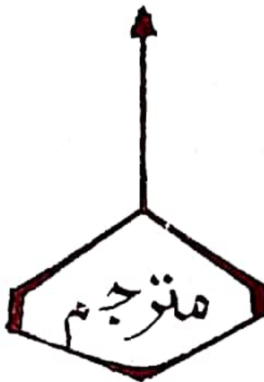
ختمِ غوثیہ



شیخ محمد عثمان اینڈ سنز تاجران کتب
مدینہ چوک گاؤکدل سرینگر کشمیر

شرح

قصیدۂ غوثیہ مع ختم غوثیہ



علامہ عنصر صابری چشتی قادری

پبلشر

شیخ محمد عثمان اینڈ سنز تاجران کتب گاؤں کلر سیدیاں



۱۔ نام کتاب ——— قصیدۂ غوثیہ مع ختمِ غوثیہ

۲۔ مترجم ——— علاّمہ عشر صابری چشتی قادری

۳۔ پبلشرز ——— گلشن پبلشرز گاؤکدل سرینگر

۴۔ زیرِ اہتمام ——— شیخ اعجاز احمد

۵۔ اشاعت ——— ۱۹۹۸ء

۶۔ ھدیہ ——— 20/-



پبلشرز

شیخ محمد عثمان اینڈ سنز تاجرانِ کتب گاؤکدل

سرینگر کشمیر

وَبِهٖ نَسْتَعِیْنُ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قصیدہ خمریہ از حضرت میراں محی الدین غوث ثقلین شاہ عبدالقادر جیلانی بے شمار اوصاف کا حامل ہے۔ قصیدہ غوثیہ جو آپ نے حالت جذب فرمایا خمریہ ہے اس کے لاتعداد فوائد میں سے چند ایک جو بزرگان دین نے گنوائے ہیں درج ذیل ہیں۔

○ جو کوئی اس قصیدہ کو ہر روز گیارہ مرتبہ پڑھے وہ اللہ تعالے کا قرب حاصل کرے گا۔

○ جو اس کا ورد کرے اس کا حافظہ ایسا ہو جائے گا جو پڑھے یا سنے گا وہ یاد رہے گا۔

اس قصیدہ کے ورد کی طفیل عربی استعداد میں اضافہ ہوگا۔

○ جس مقصد کے لیے اس قصیدہ کو چالیس روز پڑھا جائے وہ پورا ہو جائے گا جو اسے پاس رکھے خود پڑھنا نہ جانتا ہو کسی سے پڑھوا کر سنے انشاء اللہ غوث الثقلین رح کی خواب میں زیارت ہوگی۔

○ جس مقصد کے لیے پڑھا جائے پڑھنے سے قبل اور آخر درود شریف پڑھا جائے اور نیاز بر شریف غوث پاک دلوائی جائے انشاء اللہ مراد بر آئے گی۔ بشرطیکہ ارادہ نیک ہو پڑھنے والا سنتی سے صوم و صلوٰۃ کی پابندی کرے گناہ صغیرہ و کبیرہ کا مرتکب نہ ہو یا ہر قسم کے گناہ سے توبہ کر کے شروع کرے۔

○ حصول مراد کے لیے اس قصیدہ کو قبلہ رو ہو کر پڑھنا چاہیے اول اور آخر درود شریف پڑھنا لازمی اور لابدی ہے۔

ترجمہ تشریح اور مطالب کے علاوہ عملیات بھی پیش خدمت ہیں جو احباب اس

کو پڑھیں وہ غوث الثقلین کے میخانہ ازلی ابدی کے پیمانہ سے وارد تہ جام کا ایک گھونٹ
اس ناچیز کو عطا کیے جانے کی التجا بضرور کریں ۔ کیونکہ

حَاشَاهُ اَنْ یُّحْرَمَ الرَّاجِیْ مَکَارِمَهٗ
اَوْ یَرْجِعَ الْجَارُ مِنْهُ غَیْرَ مُحْتَرَمِ

یہ ممکن ہی نہیں کہ آپ کے در سے امیدوار عنایات سے محروم رہے یا آپ
کا پناہ گزیں آپ کے دروازے سے بے توقیر واپس لوٹ آئے ۔

احقر العباد
عنصر صابری
چشتی قادری

غوث الاعظم اکابرینِ اُمت کی نگاہ میں

حضرت خواجہ غریب نواز اجمیری نے حضرت غوث الاعظم کی شان میں مندرجہ ذیل اشعار کہے ہیں :: آپ حسب تصریح تحفۃ الابرار ۔ از مرزا آفتاب بیگ چشتی سلیمانی جناب غوث الاعظم کے رشتے میں خالہ زاد بھائی ہیں ۔

یا غوثِ معظم، نورِ ہدیٰ، مختارِ نبی، مختارِ خدا
سُلطانِ دو عالم، قطبِ عُلیٰ، حیراں زجلالت ارض و سما
در صدق ہمہ صدیقِ وشی، در عدل و عدالت چو عمری
اَے کانِ حیا عثمانِ نشی، مانندِ علی با جود و سخا
در بزمِ نبی، عالی شانی، ستارِ عیوب مریدانی
در مُلکِ ولایت سُلطانی، اَے منبعِ فضل و جود و سخا
چوں پائے نبی شد تاجِ سرت، تاجِ ہمہ عالم شد قدمت
اقطابِ جہاں در پیشِ درت اُفتادہ چو پیشِ شاہ گدا
گر داد مسیح بہ مُردہ رواں، دادی تو بدین محمد جاں
ہمہ عالم محی الدین گویاں بر حسن و جمالت گشتہ فدا

حضرت قطب الاقطاب خواجہ قطب الدین بختیار اوشی کاکی مندرجہ ذیل میں حضرت غوث الاعظم کو مخاطب کرتے ہیں ۔

قبلۂ اہل صفا حضرت غوث الثقلین
دستگیر ہمہ جا ۔ حضرت غوث الثقلین
خاکِ پائے تو بود روشنی اہل نظر
دیدہ ام بخش ضیا حضرت غوث الثقلین ۔

بے نواخستہ دلم، نیست کسے آنکہ دہد

خستہ را جز تو دوا۔ حضرتِ غوث الثقلین

حضرتت کعبۂ حاجاتِ ہمہ خلقان است

حاجتم ساز روا۔ حضرتِ غوث الثقلین

مردہ دل گشتہ ام و نام تو محی الدین است

مردہ را زندہ نما۔ حضرتِ غوث الثقلین

اسی طرح کتب معتبرہ سے حضرت شیخ الشیوخ شہاب الدین سہروردی، حضرت سید احمد رفاعی، خواجہ ابو یوسف ہمدانی نقشبندی اور کئی دیگر پیشوایانِ سلسلہ ہائے طریقت کا آنجناب سے استفاضہ ثابت ہے۔

حضرت شیخ الشیوخ شہاب الدین سہروردی آپ کی شان میں فرماتے ہیں۔

شیخ عبدالقادر بادشاہ طریق اور تمام عالم وجود میں صاحب تصرف تھے۔ کرامات و خوارق عادت میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک دوامی ید طولیٰ عطا فرمایا تھا۔ (ترجمہ)

مخدوم جہاں حضرت علاؤالدین علی احمد صابر کلیری شان غوث الاعظم یوں بیان کرتے ہیں۔

من آمدم بہ پیش تو سلطان عاشقاں

ذات تو ہست قبلۂ ایمان عاشقاں

در ہر دو کون جز تو کسے نیست دستگیر

دستم بگیر از کرم اے جان عاشقاں

حضرت ابوالمعالی مرشد حضرت بھیکہ میراں یوں مدح سرا ہیں

گر کسے واللہ بعالم از محی عرفانی است

از طفیل شاہ عبدالقادر گیلانی است

حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں ؎

غوث اعظم دلیل راہ یقین　　　به یقیں رہبر اکابر دین

اوست در جملہ اولیا ممتاز　　　چوں پیمبر در انبیا ممتاز

نیز اخبار الاخیار میں رقمطراز ہیں۔

"اللہ تعالیٰ نے غوث الاعظم کو قطبیتِ کبریٰ اور ولایتِ عظمیٰ کا مرتبہ عطا فرمایا۔ فرشتوں سے لے کر زمینی مخلوق تک آپ کے کمال، جلال اور جمال کا شہرہ تھا۔ اللہ تعالیٰ نے بخشش کے خزانوں کی کنجیاں اور جسمانی تصرفات کے لوازم واسباب آپ کے اختیار واقتدار میں دے دیئے تھے اور تمام اولیا اللہ کو آپ کا مطیع و فرمانبردار بنا دیا تھا۔ غرضیکہ تمام اولیائے وقت، حاضر و غائب، قریب و بعید، ظاہر و باطن سب کے سب آپ کے فرمانبردار و اطاعت گزار تھے اور آپ تمام اولیا کے سردار و سالار تھے۔ کیونکہ آپ قطب الوقت سلطان الوجود امام الصدیقین حجت العارفین مروح معرفت قطب الحقیقت خلیفۃ اللہ فی الارض، وارث کتاب اللہ نائب رسول اللہ الوجود البحث النور الصرف سلطان الطریق اور متصرف فی الوجود علی التحقیق ہیں۔"

حضرت الحاج محمد امداد اللہ مہاجر مکی مدح غوث اعظم بیان کرتے ہیں۔

خداوند بحق شاہ گیلانی

محی الدین و غوث و قطب دوران

بکن خالی مرا از ہر خیالے

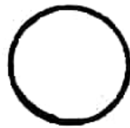
ولیکن آں کہ زو پیدا ست حالے

میرے پیر فخر المشائخ حضرت مولانا غلام ربانی چشتی صابری مدظلہ حضرت پیران پیر کی شان بیان کرتے ہوئے عموماً اقتباس الانوار یہ سطور بیان فرمایا کرتے ہیں۔

"جس کسی کو ظاہری باطنی فیض حاصل ہوا، سیدنا غوث الاعظم کی وساطت سے ہی ہوا۔ خواہ اسے معلوم ہو یا نہ ہو۔ کوئی ولی آپؓ کی مہر کے بغیر منظور اور معتبر نہیں ہو سکتا۔ حق تعالیٰ نے آپ کو وہ مقام عطا فرمایا ہے کہ تمام تصرفات کی باگ ڈور آپ کے ہاتھ میں دے دی ہے۔ جسے چاہیں، کسی منصب ولایت پر مقرر فرما دیں۔ جسے چاہیں ایک آن میں معزول فرما دیں"۔

حضرت شیخ محمد اکرم چشتی صابری۔ قدوسی، اقتباس الانوار میں جناب غوث صمدانی حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کے متعلق لکھتے ہیں کہ:۔

اس فقیر کو متعدد ثقہ روایات سے معلوم ہوا ہے کہ حضرت خواجہ بزرگ اجمیری بانی سلسلہ چشتیہ حسب ارشاد نبوی، سیدنا غوث الاعظم کی خدمت میں حاضر ہو کر کچھ عرصہ فیض حاصل کرتے رہے۔ اور آپ نے شغل "سہ گوشی" اور "حرز یمانی" بھی آنجناب سے حاصل کیا۔ ان ہر دو حضرات کی ملاقات اور خواجہ غریب نواز اجمیری کے غوث الاعظم سے استفاضہ کے ثبوت پر کتاب فوز المطالب، مصنفہ مولینا برہان الدین خان بھی قابل دید ہے۔



قصیدہ غوثیہ

سَقَانِی الْحُبُّ کَاسَاتِ الْوِصَالِ
فَقُلْتُ لِخَمْرَتِی نَحْوِی تَعَالِی
سَعَتْ وَمَشَتْ لِنَحْوِی فِی کُئُوْسٍ
فَهِمْتُ بِسُکْرَتِی بَیْنَ الْمَوَالِی
فَقُلْتُ لِسَائِرِ الْاَقْطَابِ لُمُّوْا
بِحَالِی وَادْخُلُوْا اَنْتُمْ رِجَالِی
وَهُمُّوْا وَاشْرَبُوْا اَنْتُمْ جُنُوْدِی
فَسَاقِی الْقَوْمِ بِالْوَافِی مَلَالِ
شَرِبْتُمْ فُضْلَتِی مِنْ بَعْدِ سُکْرِی
وَلَا نِلْتُمْ عُلُوِّی وَاتِّصَالِی

مَقَامُکُمُ الْعُلیٰ جَمْعًا وَّلٰکِنْ
مَقَامِیْ فَوْقَکُمْ مَازَالَ عَالِیْ
اَنَا فِیْ حَضْرَةِ التَّقْرِیْبِ وَحْدِیْ
یُصَرِّفُنِیْ وَحَسْبِیْ ذُوالْجَلَالِ
اَنَا الْبَازِیُّ اَشْهَبُ کُلِّ شَیْخٍ
فَمَنْ ذَا فِی الرِّجَالِ اُعْطِیْ مِثَالِیْ
کَسَانِیْ خِلْعَةً بِطَرَازِ عَزْمٍ
وَتَوَّجَنِیْ بِتِیْجَانِ الْکَمَالِ
وَاَطْلَعَنِیْ عَلٰی سِرٍّ قَدِیْمٍ
وَقَلَّدَنِیْ وَاَعْطَانِیْ سُؤَالِیْ

وَوَلّاَنِی عَلَی الْاَقْطَابِ جَمْعًا
فَحُکْمِی نَافِذٌ فِیْ کُلِّ حَالِیْ
وَلَوْ اَلْقَیْتُ سِرِّیْ فِیْ بِحَارٍ
لَصَارَ الْکُلُّ غَوْرًا فِی الزَّوَالِ
وَلَوْ اَلْقَیْتُ سِرِّیْ فِیْ جِبَالٍ
لَدُکَّتْ وَاخْتَفَتْ بَیْنَ الرِّمَالِ
وَلَوْ اَلْقَیْتُ سِرِّیْ فَوْقَ نَارٍ
لَخَمِدَتْ وَانْطَفَتْ مِنْ سِرِّ حَالِیْ
وَلَوْ اَلْقَیْتُ سِرِّیْ فَوْقَ مَیْتٍ
لَقَامَ بِقُدْرَةِ الْمَوْلٰی تَعَالٰی

وما منها شهور او دهور

تمرّ وتنقضی الّا اتالی

وتخبرنی بما یأتی ویجری

وتعلمنی فأقصر عن جدالی

مریدی هِم وطب واشطح وغنّ

وافعل ما تشاء فالاسم عالی

مریدی لا تخف الله ربّی

عطانی رفعة نلت المنالی

طبولی فی السماء والارض دقّت

وشاءوس السعادة قد بدا لی

بِلَادُ اللّٰهِ مُلْكِي تَحْتَ حُكْمِي
وَوَقْتِي قَبْلَ قَلْبِي قَدْ صَفَالِي

نَظَرْتُ إِلىٰ بِلَادِ اللّٰهِ جَمْعًا
كَخَرْدَلَةٍ عَلىٰ حُكْمِ اتِّصَالِ

دَرَسْتُ الْعِلْمَ حَتّٰى صِرْتُ قُطْبًا
وَنِلْتُ السَّعْدَ مِنْ مَّوْلَى الْمَوَالِي

رِجَالِي فِي هَوَاجِرِهِمْ صِيَامٌ
وَفِي ظُلَمِ اللَّيَالِي كَاللَّآلِي

وَكُلُّ وَلِيٍّ لَهٗ قَدَمٌ وَّإِنِّي
عَلىٰ قَدَمِ النَّبِي بَدْرِ الْكَمَالِ

نَبِيٌّ هَاشِمِيٌّ مَكِّيٌّ حِجَازِيْ

هُوَجَدِّيْ بِهٖ نِلْتُ الْمَوَالِيْ

مُرِيْدِيْ لَا تَخَفْ وَاشٍ فَإِنِّيْ

عَزُوْمٌ قَاتِلٌ عِنْدَ الْقِتَالِ

اَنَا الْجِيلِيُّ مُحِيُ الدِّيْنِ اِسْمِيْ

وَاَعْلَامِيْ عَلٰى رَأْسِ الْجِبَالِ

اَنَا الْحَسَنِيُّ وَالْمُخْدَعْ مَقَامِيْ

وَاَقْدَامِيْ عَلٰى عُنُقِ الرِّجَالِ

وَعَبْدُ الْقَادِرِ الْمَشْهُوْرُ اِسْمِيْ

وَجَدِّيْ صَاحِبُ الْعَيْنِ الْكَمَالِ

(۱)

سَقَانِیْ الْحُبُّ کَاْسَاتِ الْوِصَالِ
فَقُلْتُ لِخَمْرَتِیْ نَحْوِیْ تَعَالِیْ

ترجمہ:۔ عشق و محبت نے مجھے وصل کے پیالے پلائے تب میں نے
اپنی شراب سے کہا کہ میری طرف لوٹ آ۔

فائدہ:۔ یہ شعر برائے معرفت الٰہی ہزار بار گیارہ دن برائے رجوع محبوب و مقصود ہر روز پانچ سو مرتبہ بعد از نماز عشا یا تہجد گیارہ روز پڑھیں اول اور آخر گیارہ مرتبہ درود شریف۔ جلالی اور جمالی چیزوں سے پرہیز کریں۔

تشریح:۔ سَقَانِیْ :۔ صیغہ ماضی معلوم سِقَایَۃٌ پانی کا برتن۔
سَاقِیَۃٌ :۔ چھوٹی نہر اس کی جمع سَاقِیَاتٌ ہے۔
سَاقِیْ :۔ پانی پلانے والا۔
حُبّ :۔ بضم حا مصدر۔ دوستی رکھنا محبت حَبَّ کی مصدر ہے فعل حَبَّ یُحِبُّ ہے۔
کَاْسَات :۔ کاس کی جمع۔ پانی پینے کا برتن یا وہ پیالہ جس میں شراب ہو اگر شراب نہ ہو تو اسے۔ زجاجہ۔ اِناء۔ قدح کہیں گے کاس چونکہ مونث ہے اس لیے اسکی

جمع کأسات اور کؤوس ہے۔

وِصَال :۔ بروزن فعال۔ ملنا۔ ملاقات کرنا۔

قَوْل :۔ کہنا۔

خَمْرَتِیْ :۔ خمْرۃ عرق انگور۔ شراب سے کیونکہ عقل جاتی رہتی ہے اس لیئے اس کو خمر کہا گیا ہے۔ خَمْرَۃٌ کھجوروں کا معنٰی۔ خُمَار نشہ ٹوٹنے کی حالت۔ اس شعر میں خمرہ سے مراد شراب مطلق ہے یا اسرار الٰہیہ ہیں جو بعد وصال عاشق کو حاصل ہوتے ہیں

نَحْوِ :۔ طریقہ

تعالیْ :۔ امر حاضر معلوم مونث باب تفاعل سے ہے۔

تَعَالیٰ :۔ تَعَالِیًا۔ بلند ہوا۔ اور پروا الاجب نیچے والے کو اپنی طرف بلاتا ہے تو کہتا ہے تَعَال۔ مراد بلانا مقصود ہے۔ اللہ تعالیٰ کی محبت ہی میرا ذریعہ وصال الٰہی بنی۔ جب وصال ہوا تو اس نے اسرار الٰہی سمجھنے کی استعداد عطا کی تو میں رموز الربیت حاصل کرنے کا متحمل ہوا۔ اسرار حقیقت جو قدرت کے نہاں خانہ میں مخفی تھے جب فیضان الٰہی کی شراب حقیقت کا ایک جرعہ میری طلبی پر وہ میرے دل پر ایسا اترا جیسے نشیب میں پانی دوڑتا چلا آتا ہے تو اسرار الٰہیہ شعلہ آتش کی طرح آشکار ہو گئے۔

(۲)

سَعَتْ وَ مَشَتْ لِنَحْوِیْ فِیْ کُؤُوْسٍ

فَہِمْتُ بِسُکْرَتِیْ بَیْنَ الْمَوَالِیْ

ترجمہ:۔ پیالوں میں ابھری ہوئی وہ شراب میری طرف دوڑی جس سے

میں اپنے احباب میں نشۂ شراب سے سرمست ہو گیا۔

فائدہ:۔ برائے حصول مقاصد دینی و دنیوی ہر روز پندرہ سو مرتبہ اہم روز اس شعر کو پڑھیں اگر ایک سو مرتبہ روزانہ پڑھتے رہیں تو فوائد از خزانہ غیب ظاہر ہونے لگتے ہیں اس شعر سے بطفیل غوث پاکؒ بارش بھی ہوتی ہے کثرت سے پڑھیں۔

نوٹ:۔ ہر شعر کے اول آخر درود شریف پڑھنا ضروری ہے۔

تشریح:۔ سَعَتْ :۔ فعل ماضی ضمیر فاعل خَمْرَۃ کی طرف راجع ہے۔

السعی :۔ قصد کرنا۔ کام کرنا۔ چلنا دوڑنا۔

المشی :۔ جلدی یا آہستہ چلنا۔

لِنَحْوِیْ :۔ لام زائد۔ نحو طرف جانب۔

کُئُوْس :۔ جمع کاس۔ پیالہ۔

ھِمْتُ :۔ صیغہ ماضی متکلم ھَیْم۔ ھَیَمَان مصدر ہے شیفتہ ہونا سرگشتہ ہو اس جگہ قصد سے اس کا پینا مراد ہے۔

بِسُکْرَتِیْ :۔ بضم و فتح سین (س) ہر دو جائز ہے۔

:۔ (شدت) مستی۔ گمراہی۔ ضلالت۔

سُکْرُ :۔ اصطلاح تصوف میں غلبہ محبت کا نام ہے۔

بَیْنَ :۔ جدائی۔ وصل کے متضاد معنوں میں مستعمل ہوتا ہے کبھی ظرف کے معنی دیتا ہے یہاں یہی مراد ہے۔

الموالی :۔ جمع۔ مولیٰ۔ دوست۔ مددگار۔ ہمسایہ۔ چچیرا بھائی۔ مصاحب۔ غلام۔

صوفیائے اکرام نے فرمایا ہے کہ۔

سُکر کی حالت میں انسان کی ہستی اور صفات قائم رہتی ہیں اس حال میں جو فعل صادر ہوتا ہے اس کا فاعل وہی سمجھا جاتا ہے اور صحو کی حالت میں انسان کی ہستی بذات اللہ قائم سمجھی جاتی ہے۔ اس کی صفات بشریہ کو خانی خیال کہا جاتا ہے اس لیے اس کے افعال اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب ہوتے ہیں بعض نے سُکر کا اطلاق صحو پر بھی کیا ہے ۔

شیخ یوسف بناہیؒ فرماتے ہیں :-

جب امور خارجیہ عالم جسمانی میں اپنا اثر دکھلاتے ہیں تو بطریق اولےٰ اسرار حقیقت جو ان سے زیادہ ادق اور حیرت افزا ہوتے ہیں روح پر ایک خاص کیفیت پیدا کرتے ہیں یہی سُکر ہے۔ اس ناچیز کے نزدیک واجب الوجود (اللہ تعالیٰ) کے اسرار قدرت ممکن الوجود (انسان) کو محسوس مثالوں میں سمجھائے جا سکتے ہیں۔ جب کوئی کسی کے حسن و جمال کو دیکھ کر شیفتہ و از خود رفتہ ہوتا ہے۔ تو وہ کیفیت بمنزلہ سُکر ہے۔

موسےٰ زہوش رفت بیک پرتوے صفات

اللہ تعالیٰ کی تجلی کو موسےٰ علیہ السلام کا نہ برداشت کرنا اور غش کھا کر گر پڑنے کی حالت سُکر کی تھی ۔ مگر ۔

تو عین ذات می نگری در تبسمی

حضور علیہ صلوٰۃ السلام کا عین ذات کو دیکھنا اور آپ کے ہونٹوں پر تبسم ہونا حالت صحو ہے ۔

اسرار الوہیت کی شراب دوڑ کر میری طرف آئی جیسے میرے جذبہ دل نے اسرار الہیہ کو اپنی طرف کھینچ لیا ہو۔ میں وصال الٰہی کی نعمت سے سرشار ہوا تو میرا کاسۂ دل فیضان کا ظرف بن گیا جس طرح پانی نشیب کی طرف جاری جاتا ہے ۔ اسی طرح وہ اسرار الوہیت بشکل شراب میری سعی کشش کی بدولت دوڑ کر اور مچل کر چلے آئے جب میں اس شراب معرفت کو پی رہا تھا تو میرے احباب نے اس کا نظارہ بھی کیا میری ہستی کسی سے مخفی نہ تھی ۔

(۳)

فَقُلْتُ لِسَائِرِ الْاَقْطَابِ لُمُّوْا
بِحَالِیْ وَادْخُلُوْا اَنْتُمْ رِجَالِیْ

ترجمہ:- میں نے تمام اقطاب سے کہا آپ بھی عزم کریں اور میرے رنگ میں خود کو رنگ لیں کیونکہ آپ میرے احباب ہیں۔

فائدہ:- تسخیر خلائق کے لیے اس شعر کو ہر روز پانچ سو مرتبہ تنہائی میں متوجہ ہو کر پڑھیں جلالی جمالی چیزوں سے پرہیز۔

تشریح:- فا - عاطفہ ترتیب حالات کے لیے ہے

قول:- اقطاب کو دعوت دینا یہاں مراد ہے۔

سائر:- بوزن فاعل - باقی - جمع۔

اقطاب:- جمع قطب ہے۔ قطب ایک ستارہ کا نام ہے جو ایک جگہ قائم رہتا ہے قطب قوم کا سردار ہوتا ہے جس پر پوری قوم کا دارومدار ہوتا ہے چکی کی کیلی بھی قطب کہلاتی ہے۔ اس جگہ قطب کی جمع اقطاب ہے جو بمعنی اولیا اللہ ہے۔

لُمُّوْا:- صیغہ امر جمع مذکر۔ یہاں مخاطب اقطاب ہیں لَمٌّ مصدر اترنا - اپنا اور اپنے یاروں کا حصہ کھانا پینا۔

بحالی:- بیں - ملا - میرے حال میں داخل ہو - میرے حال کے ساتھ ملا۔

وَادْخُلُوْا :۔ صیغہ امر جمع مذکر۔ دخول۔ کسی مکان میں داخل ہونا۔

رِجَال :۔ جمع رجل۔ مرد رجال سے مراد مریداں باصفا ہیں۔

مئے عشق الہٰی سے سرشار ہو کر میں نے تمام اقطاب سے کہا آپ بھی عزم کریں اور خود کو میرے رنگ میں یعنی نشہ عرفان میں رنگ لیں کیونکہ آپ میرے احباب ہیں۔

(۴)

وَهُمُّوْا وَاشْرَبُوْا اَنْتُمْ جُنُوْدِیْ

فَسَاقِی الْقَوْمِ بِالْوَافِیْ مَلَالِیْ

ترجمہ:۔ مستحکم ارادہ سے ہمت کر کے جام معرفت پیو کہ تم میرے لشکری ہو ساقی قوم نے میرے لیے لبالب جام بھرے ہیں۔

فائدہ:۔ ہمت اور طاقت کے حصول کی خاطر سو بار روزانہ پڑھیں۔

وَ:۔ واو۔ اس سے پہلے شعر کی طرف معطوف علیہ

هُمُّوْا :۔ بصیغہ امر حاضر۔ اَلْهَمُّ۔ مصدر۔ غم کرنا۔ قصد کرنا۔

هم :۔ آئندہ کا غم۔

وَاشْرَبُوْا :۔ بصیغہ امر علف هُمُّوْا پر ہے شرب مصدر۔ پینا۔

جنود :۔ جمع جند لشکر

سَاقِیْ :۔ پلانے والا۔ یہاں مراد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم۔

قَوْم :۔ مردوں کی جماعت۔

بِاَنْوَاَنِیْ مُدَامِیْ :۔ لبالب ۔ ساقی قرم نے میری خاطر عشق کا پیالہ بھرا بعض نسخوں میں بِالْوَانِی الْمَلاَلِیْ آیا ہے اس کے معنی موزوں نہیں اس لیے یہ درست نہ ہے ۔
اس شعر کا پچھلے شعر سے گہرا تعلق ہے اس میں آپ نے اولیا اللہ اور اقطاب سے ازراہ شفقت فرمایا آپ ارادہ مستحکم کریں کیونکہ بغیر ارادہ کچھ نہیں ہوتا کمر ہمت باندھ کر میرے ساتھ چشمہ عرفان سے وہ جام پیئں جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے لیے لبالب بھرا ہے جو کبھی ختم نہ ہوگا۔ اس شعر میں ساقی کوثر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ان معجزات کی طرف اشارہ ہے ۔ آپ اگر پانی کو یا طعام کو اپنا دست مبارک لگادیتے تھے تو وہ ختم نہ ہوتا تھا۔ غوث پاک نے چونکہ شراب معرفت کا پیالہ حضور کے ہاتھوں سے پیا اس لیے وہ ختم نہیں ہو سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کا فیض تمام سلاسل میں جاری ہے ۔ اور :۔
قدمی ھذہٖ علی رقبہ کل ولی اللہ ۔
آپ کے اس فرمان کے مطابق آپ کا قدم تمام اولیا اللہ کی گردنوں پر ہے غریب نواز پاک و ہند الرسول خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے ایک ارشاد کے مطابق آپ کا قدم انہوں نے اپنی آنکھوں پر لیا ۔

۵

شَرِبْتُمْ فُضْلَتِیْ مِنْ بَعْدِ سُکْرِیْ
وَلاَ نِلْتُمْ عُلُوِّیْ وَاتِّصَالِیْ

ترجمہ :۔ میرے مست ہونے کے بعد تم نے میرے پیمانہ میں بچی شراب پی لی لیکن میرے بلند مرتبہ اور قرب نہ پا سکے ۔

فائدہ :۔ برائے طلب فنا فی الشیخ تنہائی میں پانچ سو مرتبہ پڑھیں۔

تشریح :۔ شَرِبْتُمْ :۔ فعل ماضی معلوم۔ شرب پینا۔

سُکْرِیْ :۔ سکر مضاف ہائے متکلم کی طرف ہے۔ مستی بے ہوشی۔

نِلْتُمْ :۔ صیغہ ماضی وزن خِفْتُمْ۔ مصدر۔ نَیْلٌ۔ بمعنی پانا۔ حاصل کرنا۔

عُلُوْ :۔ بلند مرتبہ بلند قدر ہونا۔ بلندی۔

اِتِّصَالِیْ :۔ ہائے متکلم۔ اِتِّصَالٌ۔ ملنا۔

سرتاج اولیاکرام میراں محی الدین اپنے مصاحبین اولیائے کرام سے فرماتے ہیں میری یہی خواہش رہی کہ آپ میرے مرتبہ تک رسائی کریں۔ باوجود یہ کہ آپ نے میرے مست ہونے کے بعد میری چھوٹی چھوڑی ہوئی شراب عرفان اسی پیالہ سے پی جس پیالہ سے میں پی کر مست ہوا لیکن اس کے باوجود آپ مرتبہ مقصود کو نہ پا سکے آپ کو اتباع حقیقت کی پورے طور پر پابندی کرتے ہوئے مزید سعی کرنی چاہیے۔

(۶)

مَقَامُکُمْ الْعُلیٰ جَمْعًا وَّلٰکِنْ

مُقَامِیْ فَوْقَکُمْ مَا زَالَ عَالِیْ

ترجمہ :۔ اگرچہ آپ سب کا مقام بلند ہے لیکن میرا مقام آپ کے مقام سے بلند تر ہے اور ہمیشہ بلند رہے گا۔

فائدہ :۔ برائے بلندی درجات گیارہ سو مرتبہ تنہائی میں پڑھیں۔

مُقَام :۔ بضم وبالفتح۔ موضع۔ مقام۔ اس جگہ مرتبہ سلوک۔ قرب الٰہی۔
اَلْعُلٰی :۔ بضم العین مصدر۔ بلندی۔

مَازَال عَالِیْ :۔ اصل میں مَازَالَ عَالِیًا تھا ضرورت شعری کے بسبب عالی مجرور پڑھا گیا ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ولی اللہ برابر ترقی کرتے رہتے ہیں۔

سیدنا غوث الاعظم نے اس شعر میں تمام اقطاب کو تحریص ترقی مدارج دلائی ہے۔ اگر وہ موجودہ مدارج کو اپنی مدارج سمجھیں تو انہیں اس کا اظہار نہ کرنا چاہیے۔ اگر وہ اپنے زعم میں خود کو کامل سمجھ لیں اور یہ خیال کریں کہ اس کے اوپر کوئی درجہ نہیں تو یہ خیال ان کا درست نہ ہوگا کیونکہ قرب کے بے انتہا مدارج ہیں اور آپ سب میرے مدارج سے بہت نیچے ہیں لہٰذا میری تقلید میں سعی کرنی چاہیے تاکہ ترقی مدارج ہو۔

۷

اَنَا فِیْ حَضْرَۃِ التَّقْرِیْبِ وَحْدِیْ
یُصَرِّفُنِیْ وَحَسْبِیْ ذُوالْجَلَالِ

ترجمہ :۔ میں قرب الٰہی میں یکتا اور یگانہ ہوں اللہ تعالیٰ مجھے ایک درجہ سے دوسرے درجہ پر ترقی دیتا ہے وہ میرے لیے کافی ہے

فائدہ :۔ مقام یکتائی کے حصول کے۔ لیے پندرہ سو مرتبہ روزانہ تنہائی میں بار بار یہ شعر پڑھیں۔

تشریح :۔ اَنَا : ضمیر متکلم

حَضْرَۃ :۔ درگاہ۔

التَّقْرِیْب :۔ نزدیک کرنا۔ قرب کے حصول کی کوشش کرنا۔

وَحْد :۔ مصدر یگانگی۔ اکیلا یا تنہا ہونا۔

تصریف :۔ ایک حالت سے دوسری حالت میں تبدیل کرنا۔ بیان کرنا۔ ظاہر کرنا۔

حَسْبِیْ :۔ مجھے کافی ہے

جَلَال :۔ بزرگی۔

آپ نے فرمایا کہ میں بارگاہ رب العزت میں بسبب قرب الٰہی میں یکتا اور یگانہ ہوں اللہ نے مجھے دیگر اولیا پر برتری عطا فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنی تعلیم و فیضان سے ہر لحظہ ترقی دیتا رہتا ہے۔ میں اللہ کے بندوں کو اس کے قریب کرنے اور راہ ہدایت پر لانے میں خاص ملکہ رکھتا ہوں۔ یہ توفیق الٰہی میرے لیے کافی ہے۔

۸

اَنَا الْبَازِیُّ اَشْہَبُ کُلِّ شَیْخٍ

فَمَنْ ذَا فِی الرِّجَالُ اُعْطِیْ مِثَالِیْ

ترجمہ :۔ جس طرح سیاہ و سفید پروں والا شہباز تمام پرندوں پر غالب ہے اس طرح میں تمام مشائخ پر غالب ہوں بندوں میں کون ہے جس کو میرے جیسا مرتبہ عطا کیا گیا ہے۔

فائدہ :۔ تسخیر نیلا تھوتھ کی خاطر گیارہ روز جس قدر پڑھ سکیں یا پرمیز پڑھتے رہیں۔

البَازِیُ :- باز مشہور شکاری پرندہ ہے۔

اَلْاَشْھَبُ :- وہ پرندہ یا جانور جس میں سفیدی اور سیاہی دونوں ہوں لیکن سفیدی غالب ہو۔

شیخ :- صوفیا کرام کے نزدیک وہ سالک جو شریعت کی متابعت سے حقیقت کے مرتبہ عالی پر فائز ہو اور درجہ فنا سے بقا کے مقام پر ہو۔

اُعْطِیُ :- صیغہ ماضی مجہول۔ اعطا بخشش کرنا۔

جس طرح باز بلندی پر پرواز کرتا ہے اسی طرح میں عرش تک پرواز کر کے اسرار الہیہ اولیا اللہ کے واسطے حاصل کر کے قوت روح و جان مہیا کرتا ہوں۔ باز میں شجاعت قوت بازو ایسی صفت ہے جو جسمانی اور روحانی فضیلت کو ثابت کرتی ہے۔ لہذا آپ نے شعر میں باز کا ذکر کر کے اپنی فضیلت تمام مشائخ پر ظاہر فرمائی ہے۔ ان میں کوئی بھی ایسا نہیں جسے آپ جیسا رتبہ ملا ہو۔

(۹)

کَسَانِیْ خِلْعَۃً بِطِرَازِ عَزْمٍ

وَتَوَّجَنِیْ بِتِیْجَانِ الْکَمَالِ

ترجمہ :- اللہ تعالیٰ نے مجھے وہ خلعت پہنایا جس پر مستحکم عزم کے بیل بوٹے تھے اور تمام کمالات کا تاج میرے سر پر رکھا۔

فائدہ: برائے طلب درجات کمال کے لیے پندرہ سو مرتبہ تنہا بیٹھ کر پڑھیں۔

تشریح: کَسَانِیْ:۔ ماضی مطلق نون وقایہ یائے متکلم مفعول کسرۃ لباس پہنانا۔

طِراز:۔ سنجاف۔ بیل بوٹے جو کپڑے پر بنے ہوتے ہیں۔

عَزْم:۔ قصد کرنا۔

تَوَّجَنِیْ:۔ مراد تاج پہنانا۔

بتیجَانِ الکمَالِ:۔ عزت سے وصال۔ ہر ایک قسم کا تاج کمال بخشا۔

فیضان الٰہی کی نہ کوئی حد ہے اور نہ ہی کوئی نہایت ہے یہاں کمال سے مراد وہ سبقت ہے جو جناب کو دوسرے اولیاءاللہ پر عطا ہوئی ہے۔ یعنی یہ کمال جس کا ذکر کیا گیا ہے اسے حضور علیہ الصلوٰۃ والسّلام کے کمال کا ظل اور تابع بنانے کا جو اعزاز عطا ہوا ہے وہ اولیاءاللہ میں گویا بادشاہی اور سلطانی کا تاج ہے۔ یہ تاج اور خلعت لاریب آپ کا سرمایہ افتخار ہے۔

(۱۰)

وَاَطْلَعَنِیْ عَلٰی سِرٍّ قَدِیْمٍ

وَقَلَّدَنِیْ وَاَعْطَانِیْ سُؤَالِیْ

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے اپنے راز قدیم مجھ پر آشکار کئے اور مجھے عزت کا ہار پہنایا اور جو کچھ میں نے مانگا وہ مجھے عطا کیا۔

فائدہ:۔ برائے عطا و انکشاف رموز باطنی اور واردات قلبی از الٰہی پندرہ سو مرتبہ تنہائی میں بیٹھ کر گیارہ روز پڑھیں۔

تشریح:۔ اَطْلَعَنِیْ :۔ صیغہ ماضی نون وقایہ یائے متکلم مفعول۔ اِطلاع آگاہ کرنا۔

سِرّ :۔ راز۔ مخفی۔

قَلَّدَنِیْ :۔ صیغہ ماضی نون وقایہ یائے متکلم۔ تَقْلِید۔ گردن میں حمائل وغیرہ ڈالنا عزت و امتیاز۔ قربانی کے جانور کے گلے میں امتیازی چیز ڈالنا۔

اَعْطَانِیْ :۔ صیغہ ماضی نون وقایہ یائے متکلم مفعول۔ اعطاء۔ دینا۔

سُؤَال :۔ مقصد مطلوب۔

اللہ تعالٰے کی حب نے مجھے رازِ قدیم، معرفت اسرار قرآن یا قرآن پاک وصول ذاتی رتبہ تکوین جو اولیاء اللہ کو متخلق باخلاق اللہ ہونے کے بعد عطا ہوتا ہے عزت و امتیاز کا ہار بنا کر پہنایا اس سلسلہ میں میں نے جو کچھ مانگا وہ مجھے عطا کیا گیا۔

(۱۱)

وَوَلَّانِیْ عَلَی الْاَقْطَابِ جَمْعًا

فَحُکْمِیْ نَافِذٌ فِیْ کُلِّ حَالٖ

ترجمہ:۔ اللہ تعالٰے نے مجھے تمام اقطاب پر حاکم بنایا ہے لہٰذا میرا حکم ہر حالت میں نافذ و جاری ہے۔

فائدہ:۔ برائے تسخیر خلائق پہلے گیارہ روز ہزار بار اور بعد میں سو مرتبہ روزانہ تین

روز پڑھیں ۔

دوم :۔ اولاد کے لیے بانجھ عورت کی ناف پر اس شعر کے اعداد کا نقش عرق گلاب یا زعفران سے بنا کر بند ہوائیں بعد فراغت حیض کے انشاء اللہ حمل ٹھیر جائے گا۔ اس شعر کے نیچے گیارہ اسم قطب بھی لکھیں جائیں ۔

سوم :۔ نیست و نابود دشمن کے لیے گیارہ دن گیارہ سو مرتبہ ویران کوئیں کی مٹی پر پڑھ کر دشمن کے گھر پر یا اس کی طرف پھینکیں۔

تشریح :۔ دَلَّانِیْ :۔ صیغہ ماضی نون وقایہ یائے متکلم مفعول۔ تولیہ کسی چیز کی طرف متوجہ کرنا۔ یا کسی کو کوئی کام سپرد کرنا قرآن حکیم میں ختم المرسلین صلی اللہ کو اللہ رب العزت نے فرمایا

فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ط پ ۲ ع ۱۷

(اپ نماز پڑھنے کے وقت) اے نبی مسجد حرم کی طرف منہ پھیر دے ۔

اقطاب :۔ قطب کی جمع۔ کتب تصوف میں اولیا اللہ کے مختلف مدارج اور مقام بیان کئے گئے ہیں ان میں ایک قطب ہے ۔ سب سے پہلے ۔ ۱۔ صاحب ایمان ۔ ۲۔ صالح۔ صوفی یعنی پرہیز گار ۔ ۳۔ سالک ۔ ۴۔ عارف جو اللہ تعالیٰ کی پہچان رکھتا ہوں ۔ ۵۔ افراد۔ اللہ تعالے کا قرب جنہیں عبادت، ریاضت اور عشق رسول اللہ صلی اللہ علیہ کی بدولت حاصل ہو۔ اس کے بعد تصوف میں اللہ تعالیٰ دوست ۔ ۶۔ ولی اللہ کا مقام ہے۔

قطب :۔ جب ولی اس مقام پر فائز ہوتا ہے تو اس سے کفر اور ضلالت کی تاریکی اس طرح دور ہو جاتی ہے جس طرح اندھیرا آفتاب اور مہتاب سے ۔ بعض کے نزدیک قطب اور غوث ایک ہی شخص ہوتا ہے۔ بعض اوقات قطب، بادشاہت پر بھی فائز ہوتا ہے ۔

اوتاد :۔ وتد کی جمع ہے۔ یعنی میخ ۔ جو مکر میخ کسی چیز کے مقام اور ثبات کی ضامن ہوتی ہے وہ کسی چیز کو متذلزل ہونے نہیں دیتی یہ جہاں کے قیام کا ضامن ہوتا ہے ۔ اس طبقہ کے ہر فرد کی حیثیت ایک میخ کی ہوتی ہے ۔ جب کوئی قطب دنیا سے رخصت ہو جائے

تو او تاد سے ایک شخص اس کی جگہ لیتا ہے۔

ابدال :۔ بدل کی جمع ہے۔ اللہ تعالےٰ اس مقام کے اولیا کو یومًا فیومًا درجہ کمال پر ترقی دے کر ان کے درجات تبدیل فرماتا رہتا ہے۔ اگر ایک دنیا سے رخصت ہو جائے تو دوسرا اس کی جگہ مقرر کیا جاتا ہے اس درجہ سے ان کا نام ابدال ہے۔ یہ جماعت دنیا بھر میں چالیس اولیاءاللہ پر مشتمل رہتی ہے۔ اس مقام پر وہ فائز ہوتا ہے۔ جس کا عشق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے انتہا درجہ کا ہو۔

نقباء :۔ تیس سو اولیاءاللہ کی یہ جماعت ہے ان سے نچلا درجہ کا ہے۔

نجیب :۔ نجیب ترقی کر کے نقیب بنتا ہے۔

محبوب سبحانی فرماتے ہیں اللہ تعالےٰ نے اپنی محبت سے مجھ کو تمام قطبوں پر حاکم بنایا میرا حکم میری ہر حالت یعنی حیات اور بعد حیات و قبری ہو یا شام ہو یا رات ہو یعنی ہر وقت جاری ہے۔

(۱۲)

وَلَوْ اَلْقَیْتُ سِرِّیْ فِیْ بِحَارٍ

لَصَارَ الْکُلُّ غَوْرًا فِی الزَّوَالِ

ترجمہ :۔ اگر میں اپنا راز دریاؤں پر کھول دوں تو دریاؤں کا پانی زمین میں جذب ہو جائے اور ان کا نام و نشان بھی نہ رہے۔

فائدہ :۔ دشمن کی حرکات سے نجات کے لیے گیارہ دن پانچ سو مرتبہ روزانہ بلاپرہیز پڑھیں۔

لو :۔ حرف شرط۔ اگر۔

اَلْقَیْتُ :۔ ماضی القا مصدر معنی ڈالنا۔

سِرِّیْ :۔ بھید۔ راز۔ مخفی۔

بِحَار :۔ جمع بحر۔ دریا یا نہر۔ علیٰ۔ پر

لَصَارَ :۔ میں لام تاکید کا ہے۔ یہاں مراد آپ کی توجہ سے دریا معدوم ہو سکتے ہیں

غَوْرًا :۔ نشیب زمین جس میں پانی خشک ہو گیا ہو۔

فی الزَّوَال :۔ زوال میں بفتح الزا۔ یں دور ہو جانا۔ پھر جانا یا جگہ سے دور ہو جانا۔

سیدنا محی الدین جیلانی فرماتے ہیں۔ اگر میں اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ اس طاقت اور راز متوجہ کر تمام دریاؤں پر ڈالتا تو تمام دریاؤں کا پانی زمین میں خشک اور معدوم ہو جاتا۔ اگر آپ اپنی کرامت کا اظہار فرماتے تو بہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اس معجزہ جیسا کہ دریائے نیل کا پانی خشک ہو گیا تھا۔

۱۴

وَلَوْ اَلْقَیْتُ سِرِّیْ فِیْ جِبَالٍ

لَدُکَّتْ وَاخْتَفَتْ بَیْنَ الرِّمَالِ

ترجمہ :۔ اگر میں اپنا راز پہاڑوں پر آشکار کروں تو وہ ریزہ ریزہ ہو کر ایسے ریت ہو جائیں کہ ان میں اور ریت میں فرق نہ رہے۔

فائدہ:۔ برائے ہلاکت دشمن یا اس کی دشمنی گیارہ دن گیارہ سو مرتبہ با پرہیز پڑھیں۔

تشریح:۔ جِبَال :۔ جبل کی جمع پہاڑ۔

دُکَّتْ :۔ ماضی مجہول مصدر دَک کوٹنا

اِخْتِفَاء :۔ پوشیدہ ہونا۔

بَیْنَ :۔ درمیان۔

رِمَال :۔ جمع رمل۔ ریت۔

اس شعر میں عیاں ہے۔ میراں محی الدین کا وجود فنا فی اللہ جسے فنا فی الذات کہتے ہیں ہو گیا تھا اور آپ ماسوائے واجب الوجود کے کچھ باقی نہ تھے۔

اسی لیے آپ کی زبان مبارک سے یہ الفاظ نکلے اگر میں اس سر بھید کو بارگاہ باری تعالےٰ سے بطورت طاقت عطا ہوا اسے پہاڑوں پر ڈالوں تو وہ بوجہ خوف کے یا بوجہ عدم تحمل کے ریزہ ریزہ ہو کر ریت میں ایسے پوشیدہ ہو جائیں کہ ان میں اور ریت میں فرق نہ رہے۔

اس شعر میں سر سے مراد وہ نور ایمان ہے جو انسان کے دل میں ہے اگر اس سے اللہ جل جلالہ کے جلال کا مشاہدہ کیا جائے تو اس انوار جلال سے پہاڑ اپنی جگہ سے متزلزل ہو کر ریت بن کر پیوند زمین ہو سکتے ہیں نیز اس شعر میں اپنی ہستی اور عمل کو لاشی محض کی صورت میں ظاہر کیا گیا ہے۔ یہاں جبال سے مراد پتھر دل انسان بھی ہو سکتے ہیں آپ فرماتے ہیں اگر میں متکبرین اور منکرین جو پتھر دل ہیں ان کی طرف اپنی توجہ ڈالوں تو جو کفران سینوں میں بصورت پتھر کے ہے وہ ریزہ ریزہ ہو کر ریت ہو جائے۔

آپ کا سینہ نور باری تعالےٰ سے منور تھا۔ اس میں آپ فرماتے ہیں قرآن حکیم کی درجہ ذیل آیت کو بطور تلمیح لائے ہیں۔

لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰى جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ۔

(۱۴)

وَلَوْ اَلْقَيْتُ سِرِّی فَوْقَ نَارٍ

لَخَمَدَتْ وَ انْطَفَتْ مِنْ سِرِّ حَالِیْ

ترجمہ:۔ اگر میں اپنا راز آگ پر ظاہر کردوں تو وہ میرے راز سے بالکل سرد ہوجائے اور اس کا نام نشان نہ رہے۔

فائدہ:۔ برائے امراض سر منہ لاعلاج اور پوشیدہ امراض کے لیے گیارہ دن گیارہ سو مرتبہ پڑھ کر مریض کو دم کریں اور دم کرکے پانی بھی پلائیں۔

تشریح:۔ فَوْقَ:۔ اوپر۔ نَار۔ آگ آتش۔

لَخَمَدَتْ :۔ لام تاکید جزا پر واقع ہوا۔

خَمَدَتْ :۔ صیغہ ماضی معروف۔ مصدر۔

خَمُوْد :۔ آگ کا بجھ جانا۔ شعلے بیٹھ جانا۔ شعری ضرورت کے لحاظ سے میم ساکن پڑھنا جائز ہے۔

اِنْطِفَاء ظَفُوْ :۔ آگ کا ایسا بجھ جانا کہ نام و نشان نہ رہے۔

حَالْ :۔ موجودہ زمانہ۔ لغت میں زمانہ ماضی کی انتہا اور زمانہ مستقبل کی ابتدا

کو حال کہا جاتا ہے۔ اہل تصوف کے نزدیک نور معرفت الٰہی کا فیضان جو دل کو منور کرتا ہے وہ حال ہے۔

مُقَام :- اللہ تعالےٰ کی کرم نوازی سے جب فیضان انوار الٰہی پرتو دل پر پڑتا ہے اور سالک اس نور الٰہی کی تصویر کو ہمیشہ کے لیے قائم کر لیتا ہے۔ اس تصور حقیقی کا دل ایک جزو ہو جاتا ہے۔ اس حالت کیفیت اور درجہ کو مقام کہتے ہیں۔

حالت مقام میں انسان اس نور کے تصور حقیقی کو مستقل طور پر قائم کر لیتا ہے۔

جناب غوث صمدانی فرماتے ہیں اگر میں اپنی طاقت سے اپنی توجہ آگ پر ڈالوں تو وہ آگ کو فوراً سرد کر دے اور وہ ایسی نابود ہو کہ اس کا نام و نشان تک نہ رہے ایسا اس لیے ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالےٰ نے مجھے جو طاقت بخشی ہے وہ درجہ حال کے مطابق عطا ہوئی ہے۔

آپ کو قدرت نے درجہ حال میں طاقت بخش رکھی ہے۔ یعنی آپ ابتدائی طاقت سے آگ کو ختم کر سکتے ہیں مقام کے درجہ جو انتہائی درجہ کا ہے اس کی طاقت کو بروئے کار لانے کی ضرورت پیش نہیں آئی۔ قرآن حکیم میں آگ کو ٹھنڈی ہونے کا ذکر کیا گیا اگر انتہائی گرمی یک لخت سردی میں تبدیل ہو جائے تو وہ بھی انسانی زندگی کے لیے مضر اور اس قدر نقصان دہ ہوتی ہے جو ہلاکت کا باعث بن سکتی ہے۔ چنانچہ جب آگ کو سرد ہونے کا حکم ہوا تو یہ تھا کہ اس قدر ٹھنڈی ہو سلامتی کا باعث بنے اور ایذا نہ پہنچائے۔

قُلْنَا يَا نَارُ كُونِي بَرْدًا وَّسَلَامًا عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ ۝

شیطان نے خالق حقیقی کے سامنے اپنی تخلیق اور برتری کا دعوےٰ ان الفاظ سے کیا تھا۔

خَلَقْتَنِي مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهُ مِنْ طِينٍ ۝

وہ اور اس کی ذریت انسان کو جادۂ مستقیم سے دور رکھنے کے لیے ہر وقت مصروف

رہتے ہیں انہیں یہ کیوں کر گوارا ہو سکتا ہے کہ کسی کو عشق حقیقی کی منزلیں طے کرتا دیکھ سکیں لہٰذا وہ طالب کو حصول معرفت الٰہی سے ہٹانے کے لیئے ہر حربہ استعمال کرتے ہیں جن میں سے ایک قوت نار ہے۔ جس کو مٹی پر برتری ہے آپ فرماتے ہیں طالبوں کو ابتدائے عشق میں سرگشتہ اور سراسیمہ نہیں ہونا چاہیے بلکہ انہیں معلوم ہونا چاہیے اگر میں اپنی ترجہ اس آگ پر ڈالوں تو وہ ایسی بجھ جائے کہ نام و نشان نہ رہے۔

ارشاد نبی اکرم ہے کہ مومن جب دوزخ کے اوپر پل صراط سے گزریں گے تو دوزخ پکارے گا۔ اے مومن جلدی سے گزر جا تیرے نور ایمان نے میری آتش کو سرد کر دیا ہے۔ یقیناً ایک اہل ایمان سے دوزخ کی یہ کیفیت ہو سکتی ہے۔ تو سیدنا عبدالقادر جیلانی کی طاقت عطا کردہ باری تعالےٰ سے آتش دوزخ ضرور ٹھنڈی ہو سکتی ہے۔

۱۵

وَلَوْ اَلْقَیْتُ سِرِّیْ فَوْقَ مَیِّتٍ

لَقَامَ بِقُدْرَۃِ الْمَوْلیٰ تَعَالیٰ

ترجمہ:۔ اگر میں اپنا راز یعنی طاقت عطا کردہ از باری تعالےٰ سے تو یہ مردہ پر ڈال دوں تو وہ فوراً اللہ تعالےٰ کی قدرت سے اٹھ کھڑا ہو۔

فائدہ:۔ اگر کسی کا دل مرجھایا ہوا ہو غمزدہ ہو تو ہر روز گیارہ سو مرتبہ پانی پر پڑھ کر گیارہ دن پلائیں۔ زخم چشم کے لیئے بھی اسی طریق پر عمل کریں اللہ تعالیٰ تھوڑے

سے پانی سے منہ دھوئیں۔ عشق الٰہی کے لیئے بھی ہے۔

تشریح:۔ مَیِّتٍ :۔ مردہ ۔ جو مر چکا ہے۔

اَلْمَوْلیٰ :۔ اصل میں صیغہ مفعول مولوی تھا۔ واؤ یا ای میں مدغم ہوئی تو مولی ہوا اور پھر تخفیف سے اس کو مولیٰ پڑھا گیا۔

اَلْمَوْلیٰ :۔ موصوف اللہ تعالےٰ کی صفت ہے۔

سیدنا غوث الاعظم نے جو اس شعر میں اپنی توجہ طاقت عطا کردہ رب العزت سے مردہ کو زندہ کرنے کا اعلان فرمایا ہے۔ آپ کا یہ اعلان سیدنا ابراہیم اور سیدنا عیسےٰ کی نبوت کے معجزوں کا ظل ہونا ہے۔ سیدنا ابراہیم نے بحکم باری تعالےٰ پرندہ کا قیمہ یک جا کر کے رکھ کر ان کو بلایا تو وہ زندہ ہو کر پرواز کرنے لگے۔ سیدنا عیسےٰ بھی حکم ربانی سے زندہ کرتے رہے۔ حضور کی امت کے اولیا کرام کو اس قدر کرامتیں عطا کی گئی ہیں۔ جس قدر پہلی امتوں کے انبیا کو معجزے عطا ہوئے آپ سے مردہ کو زندہ کئے جانے کی کرامت سرزد ہو سکتی ہے۔ نیز مردہ دلوں کو زندگی عطا کیا جانا بھی مراد لیا جا سکتا ہے۔

(۱۶)

وَمَا مِنْهَا شُهُوْرٌ اَوْ دُهُوْرٌ

تَمُرُّ وَ تَنْقَضِیْ اِلَّا اَتَا لِیْ

ترجمہ:۔ گذرے ہوئے مہینے اور زمانے یا جواب گذر رہے ہیں بلا شبہ وہ میرے پاس حاضر ہوتے ہیں۔

فائدہ :۔ برائے تسخیر کے گیارہ سو مرتبہ باپرہیز روزانہ پڑھیں ۔

تشریح :۔ شُهُوْرٌ :۔ شہر جمع۔ مہینہ۔ پہلی رات کا چاند ۔

دُهُوْر :۔ دہر کی جمع۔ زمانہ ۔

تَمُرُّ :۔ صیغہ مضارع۔ مرور۔ گذرنا۔ جانا ۔

تَنْقَضِیْ :۔ صیغہ مضارع ۔ انقضا۔ ختم ہونا۔ تمام ہونا ۔

اِلَّا :۔ حرف استثنا

اَتٰی :۔ صیغہ ماضی اتیان مصدر مجرد۔ آنا

آپ فرماتے ہیں جب اللہ تعالےٰ نے مجھے گذرے ہوئے اور آنے والے زمانے کا علم عطا کیا زمانہ ماضی میں جو بیت چکا ہے۔ وہ بھی میرے سامنے ہے ۔زمانہ حاضر اور مستقبل کا علم مجھے ایسے ہے جیسے سال مہینے اور زمانہ میرے پیش ہو کر مجھے خبر دے ۔

(۱۷)

وَتُخْبِرُنِیْ بِمَا یَاتِیْ وَ یَجْرِیْ

وَتُعْلِمُنِیْ فَاَقْصِرْ عَنْ جِدَالِیْ

ترجمہ :۔ اور وہ مجھ کو گذرے ہوئے اور آنے واقعات کی اطلاع اور خبر دیتے ہیں اے منکر کرامات ان کی بحث چھوڑ دے یعنی جھگڑا سے باز آ۔

فائدہ :۔ برائے منکشف اسرار غیبی گیارہ روز گیارہ سو مرتبہ پڑھیں ۔

تشریح :۔ تُخْبِرُنِیْ :۔ تُخْبِرُ ۔ مضارع ۔ اخبار ۔ مصدر خبر دینا ۔

مَا :۔ اسم موصول مراد امر واقع ۔

یَاتِیْ وَیَجْرِیْ :۔ فعل مضارع بصیغہ واحد مذکر غائب ۔ جو ماجرا گذرتا ہے ۔ جو ظہور میں آتا ہے ۔

تَعْلِمُنِیْ :۔ فعل مضارع فاعل ان کا ضمیر راجع بسوئے شہور ۔ خبر دینا ۔

وَاَقْصِرْ :۔ اقصر صیغہ امر ۔ اقصار ۔ روکنا ۔

اے منکر کرامت اگر مجھے ماضی ۔ حال اور مستقبل کا علم ہے تو نے کاہے کو یہ بحثنی شروع کر رکھی ہے ۔ اسے چھوڑ دے اور باز آ ۔ مضر تیں سب سے زیادہ تکلیف اس باعث ہے کہ ہر ایک مہینہ اور ہر زمانہ کیسے خود آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر خبر دیتا ہے ۔ نبیوں کے معجزات اور ولیوں کی کرامتیں ہوتی ہی وہ ہیں ۔ جن کا عقل احاطہ نہ کر سکے جو عقل میں آگیا وہ معجزہ اور کرامت کیا ہے ۔

(۱۸)

مُرِیْدِیْ هِمْ وَطِبْ وَاشْطَعْ وَغَنِّ

وَافْعَلْ مَا تَشَآءُ فَالْاِسْمُ عَالٍ

ترجمہ :۔ اے میرے مرید ! عشق الٰہی سے سرشار ہو کر خوش رہ ، نڈر ، بے باک رہ اور خوشی کے گیت گا ۔ جو چاہے کر میرا نام

بلند ہے۔

فائدہ:۔ برائے حصول مقاصد دنیوی اور دینی گناہوں سے توبہ اور معافی مانگ کر روزانہ ایک سو مرتبہ پڑھیں۔

تشریح:۔ ھِمْ: امر۔ ھَامَ۔ یَھِیمُ سے ھَیْمَانْ۔ ھَیُوْمْ۔ سرگشتہ ہونا۔ عاشق ہونا ھیوم کا مادہ بھی ہیم ہے۔

طِبْ:۔ بصیغہ امر حاضر طاب یطیب سے طِیْب۔ طِیْبَۃٌ۔ خوشبو۔ پاکیزگی طیب۔ پاک اور حلال۔

اِشْطَحْ:۔ صیغہ امر۔ جب برتن کو پر کیا جائے تو اس سے باہر پانی گرنے لگے وہ صورت اِشْطَحْ ہوگی۔

غَنِّ:۔ بے نیاز ہونا۔ خوش ہونا۔ اِفْعَلْ۔ کام کر۔

تَشَا:۔ جو چاہے۔ اسم نام۔ عَالِیْ۔ عَالٍ۔ بلند۔ غالب ہونا۔

اس شعر میں آپ نے اپنے مرید کو عرفان اور ھم۔ سرشار عشق ہونا۔ طیب۔ پاکیزگی اختیار کرنے شَطَحَ اللہ کی رضا پر اس قدر کاربند ہونا کہ اس کا جام چھلکنے لگے اور۔ غَنَاہ۔ ہر چیز سے بے نیاز ہو جانا مال دنیا کی پرواہ تک نہ کرنا۔ ان پانچ منازل کو طے کرنے اور ان سے گذر جانے کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا۔

اے میرے مرید ارادت صادق اختیار کر اور خوش رہ۔ اسرار حقیقت کے اظہار میں کسی کی پرواہ نہ کر کوئی تیرا مزاحم نہ ہوگا میرا نام بہت بلند ہے میں تیرا محافظ ہوں۔

مرید:۔ اہل تصوف کے نزدیک "مرید" وہ ہے جس نے ماسوٰی سے قطع نظر کر کے اپنے ارادوں کو ترک کر کے اللہ سے تعلق جوڑ لیا۔ اس لیے کہ وہ جانتا ہے جو کچھ ہوتا ہے۔ وہ اللہ کے ارادہ سے ہوتا ہے نہ کہ غیر سے پس اس کا ارادہ اللہ تعالےٰ چاہتا ہے

اس کی مرضی اللہ کی مرضی کے تابع ہو جاتی ہے۔ تب وہ وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ یَّشَآءَ اللّٰہُ ؕ کے طبقہ میں داخل ہو جاتا ہے۔

آپ کی خدمت میں عرض کیا گیا آپ کی مرید سے کیا مراد ہے۔ اس پر آپ نے فرمایا میرا مرید وہ ہے۔ جو میری زندگی یا وفات کے بعد مجھ سے مخلصانہ محبت اور ارادت رکھے۔ خاص مریدوں سے ہو یا عام سے۔ پاس سے ہو یا دور سے۔

آپ نے مزید فرمایا۔ اِنْ لَّمْ یَکُنْ مُرِیْدِیْ جَیِّدًا فَاَنَا جَیِّدٌ

اگر میرا مرید جید نہ ہو تو میں جید ہوں۔ اور اگر میرا مرید صاف دل نہیں یا آلودہ گناہ ہے تو میں اس کو جید اور صاف دل بنا دیتا ہوں۔ ایسے جیسے دریا کی موج ناپاک چیزوں کو دھو ڈالتی ہے۔ اس طرح جو میرا مرید ہو میں اس کو پاک اور صاف کر دیتا ہوں۔

اِنِّیْ لِمَنْ اَرَادَ لِیْ ضَامِنٌ وَاِنْ کَانَ عَلٰی سَرِیْرَۃٍ غَیْرِ صَالِحَۃٍ۔

میں اس شخص کا ضامن ہوں جو مجھ سے ارادت رکھتا ہے۔ اگرچہ اس کے اخلاق ناشائستہ ہوں میری ارادت کے ساتھ اس کے اخلاق ذمیمہ بلند اخلاق میں تبدیل ہو جاتے ہیں میری ارادت کی شرط یہ ہے کہ وہ احکام شریعہ کے تابع رہ کر شرک کفر گناہ وغیرہ سے کنارہ کش ہو جائے۔ جو شخص احکام شریعہ کا تابع نہیں وہ میرا مرید نہیں تاوقتیکہ تائب نہ ہو۔

اس شعر میں تصوف کی اصطلاحیں۔ هیمان۔ طیب۔ شلج اور غنا لائی گئی ہیں هیمان یہ معرفت اور عشق الٰہی کی پہلی منزل ہے۔ اس منزل میں قدم رکھنے کے لیے اتباع شریعت محمدی کرتے ہوئے زہد تقویٰ اختیار کرنا نہایت ضروری ہے۔ اس کے بغیر عشق الٰہی حاصل ہی ہو نہیں سکتا۔ اس منزل میں ارادت اور اشتیاق الٰہی غالب ہونے کی وجہ سے صبر جاتا رہتا ہے۔ سکون قریب تک نہیں آتا۔ اس وجہ سے جنون و سکر کا غلبہ ہوتا ہے۔

هیمان۔ کے بعد جب بے قراری اور جنون ختم ہوتا ہے۔ تو وہ طیب کی منزل ہوتی ہے۔ سالک مشاہدہ محبوب سے مطمئن اور خوش ہو جاتا ہے۔ اس میں طمانیت کے

نتیجہ میں سرور، کیف اور عجیب سی مستی حاصل ہوتی ہے۔ اصطلاح تصوف میں شطح ایسے کلمات مراد ہیں جن میں رعونت اور فخر و مباہات کا اظہار ہو یعنی شطح محققین متجسس افراد کی لغزشوں کا اس طرح سے نام ہے کہ سالک پر تو الٰہی دیکھنے لگتا ہے اس حالت میں اس کو کچھ تصرفات بھی حاصل ہوتے ہیں۔ جن کو اپنی ذات کی طرف منسوب کرتا ہے ان کو اپنی ذات کی طرف منسوب کرنا ہی شطح ہے۔ شطح سے بلند رتبہ فنا کا ہے۔ جب وہ اس پر پہنچتا ہے تو اظہار دعویٰ سے بھی دست بردار ہو جاتا ہے۔ اس مقام پر پہنچ کر وہ اس کی اپنی ذات، ذات الٰہی میں فنا ہو جاتی ہے۔ اس درجہ اور منزل کے بارے میں جس میں معرفت حاصل ہو جائے۔ محبوب سبحانی کا ارشاد ہے۔ اس میں نہ شیطان کا دخل رہتا ہے اور نہ ہی کسی منکر یا دشمن کا حملہ کارگر ہو سکتا ہے۔ یہ مسائل الٰہیات اور روحانی مدارج سمجھنے کی ہم استعداد نہیں رکھتے نہ ہی عقل ان کا احاطہ کر سکتی ہے۔ یہ بھی ضروری نہ ہے کہ روحانی ترقی کو عقلی دلائل سے ہی ثابت کیا جائے۔

(۱۹)

مُرِیْدِیْ لَا تَخَفْ اَللّٰهُ رَبِّیْ
عَطَانِیْ رِفْعَةً نِلْتُ الْمَنَالِیْ

ترجمہ:۔ اے میرے مرید کسی سے مت ڈر اللہ تعالیٰ میرا پروردگار ہے اس نے مجھے وہ رفعت عطا کی ہے جس سے میں نے اپنی معلوبہ آرزوں کو پالیا ہے۔

فائدہ :۔ گیارہ دن ایک ہزار بار روزانہ پڑھنے سے خوف و خطر ہر قسم کے وسواس شیطانی ختم ہو جاتے ہیں۔

تشریح :۔ لَا تَخَفْ :۔ فعل نہی ۔ خوف ۔ مصدر ڈرنا ۔

اللہ :۔ اسم ذات ہے ۔

رِفْعَتْ :۔ بلندی ۔

نِلْتُ :۔ نَیْل مصدر پانا ۔ حاصل کرنا ۔

اَلْمُنٰی :۔ جمع مُنیۃ ۔ آرزو ۔ خواہش ۔

آپ اپنے مریدوں کو تسلی اور تشفی فرما رہے ہیں کہ انہیں کسی قسم کا خوف یا ڈر نہیں ہونا چاہیے کیوں کہ آپ ایسے مقام پر فائز ہیں جہاں سے ان کی بخوبی نگہداشت کر سکتے ہیں نہ کوئی آپ کے مریدوں کو گمراہ کر سکتا ہے ۔ اور نہ ہی کسی قسم کی تکلیف پہنچا سکتا ہے ۔

(۲۰)

طُبُوْلِیْ فِی السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ دُقَّتْ

وَشَآءُوْسُ السَّعَادَۃِ قَدْ بَدَالِیْ

ترجمہ :۔ میرے نام کے ڈنکے آسمان و زمین میں بجائے جاتے ہیں اور نیک بختی کے نقیب میرے لیے ظاہر ہو رہے ہیں ۔

فائدہ:۔ تسخیر خلق و طلب جاہ و جلال شیطان فطرتوں سے نجات اور نیک بختی کے لیئے ہر روز پانچ سو مرتبہ بلاناغہ پڑھیں۔

تشریح:۔ طُبُول:۔ جمع طبل۔ طبلہ ڈھول نقارہ۔

اَلسَّمَاء:۔ آسمان۔ دُقَّتْ فعل ماضی مجہول۔ طبل پر چوٹ۔

تشاوس:۔ ترچھی نگاہ سے دیکھنا۔

سَعَادَۃِ:۔ خوش بختی۔ بکا صیغہ ماضی ہے و مصدر ظاہر ہونا۔

آپ فرماتے ہیں جو سعادت مجھے قرب الہٰی سے ہے وہ مسلم ہے تجلیات نبوی میری رہنمائی کرتی ہیں۔ جن کی بدولت میری شان و شوکت نمایاں ہوئی میری رفعت کے ڈنکے زمین اور آسمان پر بجنے لگے۔

۲۱

بِلَادُ اللّٰہِ مُلْکِیْ تَحْتَ حُکْمِیْ !

وَوَقْتِیْ قَبْلَ قَلْبِیْ قَدْ صَفَالِیْ

ترجمہ:۔ اللہ تعالٰی کے تمام شہر میری ملک ہیں ان پر میری حکومت ہے میری روحانی حالت میرے جسم کے پیدا ہونے سے پہلے مصفا تھی۔

فائدہ:۔ بلندی مرتبہ۔ تسخیر خلائق۔ شیطان خطرتوں سے نجات کے لیئے گیارہ دن ایک ہزار مرتبہ روزانہ پڑھیں۔

تشریح :- بِلَاد :- بلد۔ شہر۔ تَحْتَ۔ زیر۔
وَقْت :- زمانہ کا وہ حصّہ جو کسی کام کے لیے مخصوص کیا جائے۔ تصوف کی کتابوں میں وقت کی یہ تعریف ہے۔ وقت حال آدمی سے عبارت ہے۔ جس کا زمانہ ماضی اور مستقبل سے کوئی تعلق نہ ہے۔ حال وہ ہے جس میں تجلیات انوار الٰہی دل پر وارد ہوتی ہیں۔ جب کبھی یہ زائل ہو جاتی ہیں تو ان کی شکل دگرگون ہو جاتی ہے۔ حال تغیر اوصاف کو کہا جاتا ہے۔
قلب :- لطیفہ ربانی ہے یہ لطیفہ انسان کی حقیقت ہے۔ جب دل تندرست ہوتا ہے۔ تو تمام بدن تندرست ہو جاتا ہے۔ اور جب دل بیمار ہو جاتا ہے تو تمام بدن بیمار ہو جاتا ہے۔
صَفِیّ :- ماضی صفو و صفاء۔ مصدر کدورت سے پاک ہونا۔ روشنی۔ برگزیدہ۔

اس شعر میں آپ کا ارشاد ہے۔ اللہ تعالےٰ نے جو جو کمال جس کسی انسان کو بخشا ہے وہ خالق نے روح کی تخلیق کے وقت بخش دیا۔ مجھ میں جو کمال اس حالت میں ہے وہ میری روح کی تخلیق کے وقت ہی عطا کر دیا گیا تھا۔ یعنی دنیا کی مملکت آپ کے تحت کر دی گئی۔ حضور کو جو نبوت عطا ہوئی وہ دنیاوی زندگی کے چالیس سال بعد نہیں بلکہ اس وقت سے قبل عطا ہو چکی تھی جب ابوالبشر سیدنا آدم ابھی پانی اور گارے میں تھے۔ حدیث نبوی ہے۔ كُنْتُ نَبِيًّا وَّ اٰدَمُ بَيْنَ الْمَاءِ وَالطِّيْنِ

(۲۲)

نَظَرْتُ اِلٰى بِلَادِ اللهِ جَمْعًا
كَخَرْدَلَةٍ عَلٰى حُكْمِ اتِّصَالِ

ترجمہ:- میں نے اللہ تعالےٰ کے تمام شہروں کی طرف نظر دوڑائی

وہ میری آنکھوں میں رائی کے دانہ کے برابر سما گئے۔

فائدہ:- مرد عورت میں محبت اصلح اور لڑائی جھگڑے سے نجات کے لیے

گیارہ مرتبہ شکر چینی میٹھی چیز پر پڑھ کر دم کر کے کھلائیں۔

تشریح:- نَظَرْتُ :- صیغہ ماضی ضمیر متکلم - غور سے دیکھنا۔

بِلَادِ اللّٰہِ:- بلد شہر گاؤں یہاں اللہ کی زمین مراد ہے۔

اِتِّصَال :- ملنا - پہنچنا -

کَخَرْدَلَۃٍ :- مضاف اس جگہ محذوف ہے۔

آپ اللہ تعالےٰ کی اس نعمت کا شکر ادا کرتے ہیں کہ اس نے تمام دنیا کی مملکت میرے ماتحت کر دی - لیکن یہ ظاہری سلطنت میری نگاہ میں ایک رائی کے برابر ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ عارفان حقیقت شناس کی نظریں دنیا کی اور مال متاع دنیا کی کوئی وقعت نہیں ہوتی ارشاد ربانی ہے - قُلْ مَتَاعُ الدُّنْیَا قَلِیْلٌ ۵

(۲۳)

دَرَسْتُ الْعِلْمَ حَتّٰی صِرْتُ قُطْبًا

وَنِلْتُ السَّعْدَ مِنْ مَّوْلَی الْمَوَالِیْ

ترجمہ:- میں علم کو درست پڑھ کر قطب ہو گیا یہ سعادت میں

نے اللہ تعالےٰ کی امداد سے حاصل کی۔

فائدہ :۔ برائے حصول علم ظاہری و باطنی ایک سو گیارہ مرتبہ بعد نماز فجر بلاناغہ پڑھیں ۔

تشریح :۔ دَرَسْتُ :۔ ماضی متکلم۔ دَرَسَ دَرْسًا۔ کتاب کو پڑھنا۔ مدرسہ

عِلْم :۔ جاننا ۔ حَتّٰی ۔ انتہا کے لیے آتا ہے ۔

صِرْتُ :۔ فعل ناقص واحد متکلم ماضی ۔

نِلْتُ :۔ صیغہ واحد متکلم ماضی نَیْلٌ مصدر۔ پانا۔ حاصل کرنا۔

سَعْد ۔ سعادت :۔ نیک بخت ہونا۔ سعد اصطلاح تصوف میں ایک مقام ہے جو وقت کے غوث کو عطا ہوتا ہے ۔

مَوْلَی الْمَوَالِی :۔ ذات باری تعالیٰ ۔

آپ کا فرمان ہے کہ عرفان حقیقی حاصل کرنے کے لیے علوم دینیہ، یعنی قرآن علوم پر عبور حاصل کرنا ضروری ہے۔ جب فقہ حدیث اور تفسیر پر عبور ہوگا تو مرد صالح بننے کے لیے حصول علم کے ساتھ عمل کرنا بھی ضروری ہے اس کے ساتھ اللہ تعالےٰ کا فضل شامل حال ہونا ضروری ہے ۔ اللہ کے فضل سے میں نے دینی علوم، علوم ظاہری اور باطنی حاصل کئے پھر مدارج سعادت طے کیے اور قطب عرفان و حقیقت کا مسند نشین ہوا۔

(۲۴)

رِجَالٌ فِیْ هَوَاجِرِهِمْ صِیَامٌ

وَفِیْ ظُلَمِ اللَّیَالِیْ کَاللَّاٰلِیْ

ترجمہ:۔ میرے مرید موسم گرما میں روزہ رکھتے ہیں وہ اس عبادت کی روشنی کی بدولت راتوں کی تاریکی میں موتیوں کی طرح چمکتے ہیں۔

فائدہ:۔ شوق عبادت و ریاضت تصوف میں مقام کے حصول کے لیے چالیس دن ایک مرتبہ روزانہ پڑھیں۔

تشریح:۔ رِجَالِیْ۔ رَجُلْ:۔ مرد۔ مرد کامل۔ رجالی کی یا ئے متکلم شفقت اور محبت ظاہر کرتی ہے۔

ھَوَاجِرِ :۔ ہاجرہ کی جمع ہے۔ دوپہر۔ گرمی کی شدت۔ ہجر کے معنی چھوڑنا دوپہر کی گرمی میں عموماً کام چھوڑ کر آرام کیا جاتا ہے۔ اس لیے اس وقت کا نام ہاجرہ ہو گیا۔

صِیَام :۔ صائم کی جمع ہے۔ روزہ دار۔ صوم چپ رہنا۔

ظُلَمِ :۔ جمع ظلمت تاریکی۔

لَیَالِیْ :۔ جمع لیل۔ رات۔

لآلِیْ :۔ جمع لولو۔ خالص موتی۔

آپ اس شعر میں اپنے مریدوں کی شان بیان کرتے ہیں۔ خواہ موسم کتنا گرم کیوں نہ ہو۔ میرے مرید اس شدت کی گرمی میں دن کو روزہ رکھتے ہیں۔ خواہ راتیں تاریک ہوں ان کی تاریکی میں عبادت کرتے ہوئے نوافل تہجد ادا کرتے ہیں۔ تاریکی میں نور الٰہی سے ان کی پیشانی موتیوں کی طرح چمکتی ہے۔

(۲۵)

وَكُلُّ وَلِيٍّ لَهٗ قَدَمٌ وَّ اِنِّيْ !

عَلٰى قَدَمِ النَّبِيِّ بَدْرِ الْكَمَالِ

ترجمہ :۔ ہر ایک ولی کا ایک مقام ہے لیکن میرا مقام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو آسمان کمال کے بدر کامل ہیں ان کے قدموں پر ہوتا ہے۔

تشریح :۔ وَلِیٌّ :۔ دوست۔ مہربان ۔ قریبی رشتہ دار۔ مددگار۔ نگہبان ۔

قَدَم :۔ پاؤں ۔ اصطلاح صوفیا میں قدم سے مراد سعادت ہے سعادت ہی قدم صدق ہے۔

النَّبِیُّ :۔ خبر دینے والا۔ ہر صاحب کتاب نبی رسول کہلاتا ہے ہر رسول نبی ہے لیکن ہر نبی رسول نہ ہے ۔ نبی پر کتاب نازل ہوئی تو رسول کہلایا۔

بدر :۔ ماہ کامل ۔

آپ کا ارشاد ہے ہر ولی کو ایک مقام ایک خاص رتبہ اور ایک خاص درجہ عطا کیا گیا میں خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے اتباع میں قدم بقدم درجہ منازل کمال تک پہنچ گیا۔ لیکن دوسرے ولی اس مقام کو حاصل نہ کر سکے اگرچہ سعادت سب ولیوں کے لیے مقدر ہے۔ جس طرح علم میں علما کی استعداد مختلف ہوتی ہے ذہین حصول علم میں جلد منازل طے کر لیتے ہیں اور سست کند ذہن پیچھے رہ جاتے ہیں۔ یہی کیفیت

حصولِ عرفان کی ہے۔ حضور کی معرفت کی پہچان کا راستہ قلب کو صیقل کرنا ہے۔ قلب صیقل اس طرح سے ہوتا ہے کہ پہلے نفس امارہ کی متابعت سے نجات حاصل کرکے ممنوعات یعنی نواہی اور معاصی سے توبہ کرکے۔ پوری طرح تائب ہو اور آئندہ زندگی میں پابند رہے۔ اور امرِ الٰہی کا باقاعدگی سے پوری طرح پابندی کرے پھر نوافل اور عبادات ذکر اللہ سے دل صیقل ہوگا۔ اس کے بعد دل پر نورِ الٰہی سے منور ہوگا۔ یہ تمام مقام عبادات و ریاضت سے حاصل ہوتے ہیں۔ سیدنا محبوب سبحانی نے فرمایا کہ میں ان منازل کو طے کرکے آسمان کمال تک پہنچ گیا۔

(۲۶)

نَبِیٌّ ھَاشِمِیٌّ مَکِّیٌّ حِجَازِیٌّ

ھُوَ جَدِّیْ بِہٖ نِلْتُ الْمَوَالِیْ

ترجمہ:۔ نبی اکرمؐ ہاشمی مکی۔ حجازی وہ میرے جدِّ اعلیٰ ہیں جن کی بدولت میں نے بزرگی کو پایا۔

فائدہ:۔ شعر ۲۵۔ ۲۶۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے لیئے یَا رَزَّاقُ یَا فَتَّاحُ یَا وَھَّابُ یَا عَزِیْزُ یَا غَنِیُّ یَا مُغْنِیُّ یَا اَللّٰہُ یَا مُعِزُّ ہر دو اشعار کے ساتھ ملاکر پڑھیں یہ عمل چالیس روز کریں۔

تشریح:۔ یہ شعر دیگر قصائد میں نہ ہے۔ عام مشہور ہے کہ قصیدہ غوثیہ کے تمیس اشعار ہیں

اس شعر کو شامل کر کے تیس ہوتے ہیں
هَاشِمِیْ :۔ حضور کے جدِ امجد سیدنا ہاشم ہیں اس وجہ سے آپ ہاشمی کہلاتے ہیں۔

مکی :۔ سرزمین مکہ معظمہ، حجاز کہلاتی ہے۔ اہل مکہ مکی کہلاتے ہیں۔

زِلَتُ الْمَوَالِیْ :۔ بلند درجہ۔

سیدنا محبوب سبحانیؓ اپنے خون کے پاکیزہ معزز اور اعلیٰ ہونے کی دلیل کے طور پر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی نسبی نسبت ہونے کا اظہار فرماتے ہیں۔ آپ کے زمانہ میں باطل فرقے جس قسم کی ہزل گوئی کرتے تھے ان کے رد کے لیے آپ کو اپنی اعلیٰ نسبی کا اظہار کرنا ضروری تھا۔

(۲۷)

مُرِیْدِیْ لَا تَخَفْ وَاشٍ فَاِنِّیْ
عَزُوْمٌ قَاتِلٌ عِنْدَ الْقِتَالِ

ترجمہ :۔ اے میرے مرید تو کسی شریر سے نہ ڈر میں لڑائی میں اولوالعزم اور دشمن کو قتل کرنے والا ہوں۔

فائدہ :۔ فتح و نصرت برا اعداء کے لیے مٹھی بھر خاک پر گیارہ روز سو مرتبہ پڑھ کر دم کر کے دشمن کی طرف پھینکیں۔

تشریح :۔ لَا تَخَفْ :۔ صیغہ نہی۔ خوف نہ کر۔ واشٍ کسی شریر کی شر

آپ اپنے مرید سے فرماتے ہیں کہ میرے مرید کو کسی قسم کا خوف یا خطو یا ڈر تالف سے نہ ہونا چاہیے کیونکہ میں اس کا محافظ اگر میرا مرید عرفان کی منزلیں طے کر رہا ہے۔ اسے ڈر ہے کہ اس مقام سے وہ گرا دیا جائے گا۔اس کے دل میں یہ وسوسہ نہیں ہونا چاہیے۔کیونکہ میں اس کا محافظ ہوں اور اولوالعزم ہوں اور دشمنوں کا خاتمہ کرنے والا ہوں ۔اس شعر میں آپ نے اپنے مریدین کی حوصلہ افزائی کی ہے۔

۲۸

اَنَا الْجِیْلِیُّ مُحِی الدِّیْنَ اِسْمِیْ

وَاَعْلَامِیْ عَلٰی رَاسِ الْجِبَالِ

ترجمہ:۔ میں جیلان (گیلان) کا رہنے والا ہوں اور محی الدین میرا نام ہے۔میرے (فیض کے) نشان پہاڑوں کی چوٹیوں پر لہرا رہے ہیں۔

فائدہ:۔ نومولود بچے کے گلے میں یہ شعر لکھ کر بطور نقش ڈال دیں ہر قسم کی آفت سے محفوظ رہے گا۔

اس شعر کے ہمراہ یَا بَاسِطُ یَا رَافِعُ یَا عَالِمَ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ حَسْبِیَ اللّٰهُ مَا لِیْ ۔ گیارہ دن با پرہیز گیارہ سو بار پڑھنے سے خلقت گرویدہ ہو گی۔

تشریح :۔ اَنَا :۔ میں ضمیر واحد متکلم ۔

الجیلی :۔ آپ کی پیدائش جس دیہات میں ہوئی اس کا نام جیل ہے۔ یہ دیہات جیل کے قریب ہے آپ کی بدولت اس علاقہ کی شہرت ہوئی اس کی نسبت آپ جیلانی کہلاتے ہیں۔ فارسی میں ج، گ میں تبدیل ہو جاتا ہے اس وجہ سے جیلانی سے گیلانی بھی کہلاتے ہیں۔

مُحیِی :۔ مصدر افعال زندہ کرنا سے مشتق ہے ۔ محی الدین دین کو زندہ کرنے والا محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کو آپ نے اس طرح زندہ کیا کہ آپ کے زمانہ میں شیعہ گروہ باطلہ میں سے بالخصوص شیعوں نے دین متین پر جس طرح سے حملہ بول دیا تھا اگر آپ، اس کو روک کر اس کا منہ توڑ جواب نہ دیتے تو دین حق شاید نابود ہو جاتا اس وجہ سے بھی آپ اسم باسما ہیں ۔

رَاسُ :۔ سر۔ چوٹی ۔

اَلجِبَالُ :۔ جمع جبل پہاڑ ۔

آپ نے اپنی ہدایت کے نشانات کے بارے میں فرمایا کہ وہ بہت بلند ایسے ہیں جیسے پہاڑ کی چوٹی پر ہوں۔ یعنی بہت بلندیوں پر ہیں۔ جو آسانی سے دیکھے جا سکتے ہیں عرب میں عام دستور تھا مسافروں کو راہ پر لانے کے لیے آگ جلائی جاتی تھی مسافر آگ کی روشنی کو دیکھ کر صحیح راہ پر چل کر مسافت طے کر کے ہلاکت سے بچ جاتے تھے ۔ آپ بھٹکے ہوئے لوگوں کے لیے مینارہ نور تھے۔ دین اسلام کی جو خدمات آپ نے اس زمانہ میں سرانجام دیں اس کی وجہ سے آپ محی الدین کہلائے آپ کا لقب آپ کا اسم بن گیا۔ آپ کی حق پرستی اور باطل کا ڈٹ کر مقابلہ کرنے کی وجہ سے رافضی، آپ کی شان میں گستاخیاں کرتے ہیں۔ اس لیے آپ نے اپنا حسب و نسب اور لقب بیان کیا۔

(۲۹)

اَنَا الْحَسَنِیُّ وَالْمَخْدَعُ مَقَامِیْ
وَاَقْدَامِیْ عَلٰی عُنُقِ الرِّجَالِ

ترجمہ:۔ میں سیدنا حسن رضی اللہ تعالٰے کی اولاد سے ہوں میرا خاص مقام ہے میرے قدم اولیا اللہ کی گردنوں پر ہیں

فائدہ:۔ برائے حصول مراتب و بلندی درجات ایک سو گیارہ مرتبہ روزانہ پڑھیں۔

تشریح:۔ اَلْحَسَنِیُّ:۔ سیدنا امام حسن رضی اللہ تعالٰے کی طرف منسوب اپنے نسب نامہ کا آپ ذکر کرتے ہیں۔

مَخْدَع:۔ اصطلاح تصوف میں قطب مخدع کے پر جلوہ افروز ہوتا ہے۔ جہاں بادشاہ اور اس کے مشیر بیٹھ کر مشورہ کرتے ہیں، وہ جگہ مخدع کہلاتی ہے۔

اَقْدَامُ:۔ جمع قدم۔

عُنُق:۔ بضم عین و سکون ۔ گردن۔ جماعت مرداں حق۔

عربی قصائد میں یہ رسم چلی آتی تھی قصیدہ گو اپنا تعارف بھی کراتا تھا۔ قصیدہ کے آخری اشعار میں آپ نے اپنے حسب و نسب کی تعریف کرتے ہوئے اپنی ذات کو متعارف کراتے ہوئے۔ اپنا نسب نامہ جو سیدنا حسن رضی اللہ تعالٰی سے ملتا ہے۔ اس کا ذکر کیا ہے۔ "دوسری" میں آپ کو اللہ تعالٰے نے ایسی فضیلت اور برتری عطا فرمائی کہ ہر ولی

کی گردن پر آپ کا قدم آیا یعنی اس پر بلندی عطا کر دی گئی ہے۔

۳۰

وَعَبْدُ الْقَادِرِ الْمَشْهُوْرُ اِسْمِیْ

وَجَدِّیْ صَاحِبُ الْعَیْنِ الْکَمَالِ

ترجمہ:۔ عبدالقادر میرا نام مشہور ہے میرے جدامجد کے نانا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چشمہ کمال کے مالک ہیں۔

ہر مشکل کی آسانی، دشمن اور آفات سے نجات کے لیے ایک سو مرتبہ روزانہ پڑھیں۔

عبد:۔ بندہ۔ غلام۔ عبودیت۔ بندگی۔ عجز۔

اَلْقَادِرْ:۔ اسم باری تعالےٰ۔

جَدّ:۔ نانا۔ دادا۔

صاحب:۔ دوست۔ ہمراہ۔ مالک۔

عَیْن:۔ آنکھ۔ آفتاب ہونا۔ عین کے اعداد ۲۰ ہیں اور اس کے معنی بھی ۲۰ ہیں نگہبانی۔

اَلکمال:۔ جن پر تمام ہو۔ انتہائی کمال۔

اس شعر میں آپ کی عبودیت و خضوع کے ذکر کے ساتھ آپ کے مراتب کا پتہ چلتا ہے اور آپ کی شان اللہ رب العزت کے نام قادر کے عبد کی بدولت کئی گنا شان ہو گئی ہے

والدین نے آپ کا نام عبدالقادر ہی رکھا تھا۔ لیکن دین کو زندہ کرنے کی بدولت آپ کا لقب محی الدین ایسا مشہور ہوا کہ نام بن گیا۔ آپ کے اسم عبدالقادر میں جو لطافت اور پاکیزگی پائی جاتی ہے۔ اس کی بدولت وہ ارادتمندوں کے لیئے اسم اعظم کا حکم رکھتا ہے۔ آپ نے آقائے نامدار مدنی تاجدار فخر رسل صلی اللہ علیہ وسلم کو عین الکمال کہہ کر ان سے اپنا نسبی تعلق کا اظہار فرمایا۔ یہاں عین الکمال سے مراد ایسا پارس کندن سونا۔ جس کے چھو جانے سے لوہا بھی سونا ہو جاتا ہے گویا آپ نے اپنے جد اعلےٰ نانا سیدنا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ان الفاظ سے نعت بیان کی ہے

چہل کاف

روزانہ نماز مغرب کے بعد ۴۱ بار اول آخر درود شریف گیارہ گیارہ مرتبہ پڑھنے سے گھر ہر قسم کے جادو ٹونے جنات اور بدروحوں سے محفوظ رہے گا۔ برائے مطیع جنات بالپرہیز چلہ کرنا ہوگا۔

کَفَاکَ رَبُّکَ کَمْ یَکْفِیْکَ وَ لُکِفَۃً
کِفْکَا فُھَا کَکَمِیْنٍ کَانَ مِنْ لُکَکٖ

اے میرے دل! تیرا رب پہلے بھی کئی دفعہ تجھے سخت سے سخت مصائب سے کفائت کرتا رہا ہے۔ اب بھی تجھے ایسی ایسی مصیبتوں سے کفائت کرے گا۔ جن کی واپسی یار کے رہنا بھاری لشکر کے گھات لگانے کی مانند ہے

تَکِرُّ کَرًّا کَکَرِّ الْکَرِّ فِیْ کَبَدٍ
تَحْکِیْ مُشَکْشِکَۃً کَلُکْلُکٍ لُکَکٖ

وہ مصیبتیں ایسا سخت اور مضبوط حملہ کرتی ہیں جو اپنی مضبوطی اور یک جان ہونے میں ایک مضبوط رسی کی لڑیوں کی طرح یک جان ہونے کی طرح اپنی تندی اور تیزی دلیری اور سختی میں ایک بھاری مسلح نیزہ زن لشکر جیسی ہیں وہ اپنی جسامت طاقت اور یک جان فربہ اور سخت گوشت اونٹ کی مانند ہیں۔

كَفَاكَ مَا بِيْ كَفَاكَ الْكَافِ كُرْبَتَهٗ

يَا كَوْكَبًا كَانَ تَحْكِيْ كَوْكَبَ الْفَلَكْ

اے میرے دل جسے میں ستارہ تصور کرتا ہوں اور جو آسمانی ستارہ کے ہم پلہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تجھے ان تمام مصائب سے کفائت کی جو مجھ پر نازل ہوئی تھیں۔

یا اللہ ان تمام مصائب سے نجات دے اور کفائت کرے جو مجھ پر آئندہ نازل ہوں اللہ ہی کفائت کرنے والا ہے جس نے مجھے تیرے رنج اور تکلیف سے کفائت کی آئندہ بھی کرے گا۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

میلادِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم

جناب سرکارِ دوعالم، نبی کرم، نورِ مجسم، ہادی انس وجاں رحمتِ عالمیاں صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

۱۲ ربیع الاول

اَلْحَمْدُ شریف ۱۱ مرتبہ؛ دَرُوْدُ شَرِیْف ۳۶۰ مرتبہ؛ یَاهَادِیْ یَا نُوْر ۳۶۰ مرتبہ؛ یَا هَادِیْ یَا مُنَوِّرُ ۳۶۰ مرتبہ؛ یَا حَضْرَتْ سَیِّدَ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ شَیْئًا لِلّٰہِ ۳۶۰ مرتبہ؛ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ۳۶۰ مرتبہ؛ صَلَوَاتُ اللّٰہِ تَعَالٰی سَرْمَدًا عَلَی النَّبِیِّ مُحَمَّدٍ فریادرس یَا حَضْرَت اَلْمَدَد اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ۵ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حَضْرَتْ سَیِّدَ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ شَیْئًا لِلّٰہِ مُشْکِلْکُشَا بِالْخَیْرِ ۳۶۰ مرتبہ؛ دَرُوْدُ شَرِیْف ۳۶۰ مرتبہ اَلْحَمْدُ شَرِیْف ۱۱ مرتبہ؛ یَا حَضْرَتْ یَا سَرْوَرْ یَا صِدِّیْق یَا عُمَر یَا عُثْمَان یَا حَیْدَر یَا شَبِّیْر یَا شَبَّر شرکن دفع خیر اور ۳۶۰ مرتبہ؛ اَلْحَمْدُ شَرِیْف ۱۱ مرتبہ؛

اس ختم شریف کے بے حد فیوض وبرکات ہیں لہٰذا جو شخص ہر ماہ کی بارہ تاریخ کو بعد نماز فجر اس ختم شریف کو پڑھے اللہ اسے دین ودنیا میں اسے مالا مال کر دے گا اور اس کے لیے رحمتوں کے خزانے کھل جائیں گے۔

ختم شریف امیر المومنین سیدنا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ

تاریخ وصال ۲۲ جمادی الآخر

دُرُود شریف ۱۰۰ مرتبہ؛ سورۂ فاتحہ ۱۰۰ مرتبہ؛ سورۂ اخلاص ۱۰۰ مرتبہ سورۂ والعصر ۱۱ مرتبہ

کلمہ تمجید ۱۰۰ مرتبہ۔ کلمہ طیب ۱۰۰ مرتبہ؛ آیہ کریمہ ۱۰۰ مرتبہ درود شریف ۱۰۰ مرتبہ۔ شیئاً للہ یا حضرت صدیق عنک المدد ۱۰۰ مرتبہ؛

اس ختم شریف کو پڑھنے والے کو حضرت ابو بکر صدیقؓ کی زیارت خواب میں ہوگی۔ اور جو شخص یہ چاہے کہ اللہ اسے اپنی باطنی رحمت سے نوازے تو وہ شخص اس ختم کو بعد نماز جمعہ چالیس یوم تک پڑھے انشاء اللہ جو اللہ سے مانگے گا وہ پائے گا۔

ختم شریف امیر المومنین سیدنا حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

تاریخ وصال ۲۸ ذی الحجہ

درود شریف ۱۰۰ مرتبہ۔ سورۃ فاتحہ ۱۰۰ مرتبہ۔ سورۃ الم نشرح ۱۰۰ مرتبہ یا وہاب ۱۰۰ مرتبہ؛ یا فتاحُ ۱۰۰ مرتبہ۔ یا باسط ۱۰۰ مرتبہ؛ یا غنیُّ ۱۰۰ مرتبہ؛ یا کافی ۱۰۰ مرتبہ؛ یا رازق ۱۰۰ مرتبہ۔ درود شریف ۱۰۰ مرتبہ؛ شیئاً للہ یا حضرت فاروق عنک المدد ۱۰۰ مرتبہ؛

اضافہ رزق کے لیے یہ ختم شریف بڑا اکسیر ہے اس جمعرات کو بعد نماز عصر اس ختم شریف کے پڑھنے سے مال و دولت میں بے حد اضافہ ہوتا ہے۔

ختم شریف امیر المومنین سیدنا حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

تاریخ وصال ۱۸ ذی الحجہ

درود شریف ۱۰۰ مرتبہ۔ سورۃ اخلاص ۱۰۰ مرتبہ؛ سورۃ والعصر ۱۰۰ مرتبہ؛ آیۂ کریمہ ۱۰۰ مرتبہ کلمۂ تمجید ۱۰۰ مرتبہ؛ درود شریف ۱۰۰ مرتبہ۔ شیئاً للہ یا حضرت عثمان عنک المدد ۱۰۰ مرتبہ؛

ختم شریف امیر المومنین سیدنا حضرت علی المرتضٰے کرم اللہ تعالیٰ وجہہٗ

تاریخ وصال ۲۱ رمضان المبارک

درود شریف ۱۰۰ مرتبہ، سورۃ الم نشرح ۱۰۰ مرتبہ، سورہ انا اعطیناک ۱۰۰ مرتبہ، سورۃ اخلاص ۱۰۰ مرتبہ، کلمۂ تمجید ۱۰۰ مرتبہ، آیتِ کریمہ ۱۰۰ مرتبہ یا کافی ۱۰۰ مرتبہ، یَا مُحْیِی الدِّیْنِ ۱۰۰ مرتبہ، یَا خَالِقُ ۱۰۰ مرتبہ، یَا وَهَّابُ ۱۰۰ مرتبہ، یَا تَوَّابُ ۱۰۰ مرتبہ، درود شریف ۱۰۰ مرتبہ، سورہ فاتحہ ۱۰۰ مرتبہ، شیأ للہ یا حضرت علی عنک المدد ۱۰۰ مرتبہ۔

ختم شریف حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ

سُوْرَۃُ بَقَرْ کا آخری رکوع اور سُوْرَۃُ دَھر، سورۃ مزمل، سُوْرَۃُ فِیل، سُوْرَۃُ قُرَیْش، سُوْرَۃُ کَوْثَرْ ایک ایک بار اور پھر جیسا طریقہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا لکھا گیا ہے۔ اسی طرح بالترتیب سُوْرَۃُ کَافِرُوْنَ، سُوْرَۃُ اِخْلَاص، سُوْرَۃُ فَلَق، سُوْرَۃُ النَّاس، سُوْرَۃُ فَاتِحَہُ اور اَلِفْ لَامْ مِیْمْ اور مَا کَانَ سے تَسْلِیْمًا تک پڑھ کر پھر دُرُود شریف پڑھیں اور سُبْحَانَ رَبِّكَ سے الْعٰلَمِیْنَ تک پڑھ کر دعا مانگیں اور ثواب اس کا امام حسن رضی اللہ تعالےٰ عنہ کو پہنچائیں۔

ترکیب ختم غوثیہ عالیہ

الحمد شریف ۱۱ مرتبہ درود شریف ۱۱۱ مرتبہ، سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ ۱۱۱ مرتبہ، خُذْ بِیَدِیْ شَیْئًا لِلّٰهِ یَا حَضْرَت سُلْطَان شَیْخ سَیِّد عَبْدُ الْقَادِر جِیْلَانِی اَلْمَدَد ۱۱۱ مرتبہ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ۝ وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ ۝ الَّذِیْ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ ۝ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ۝ فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا ۝ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا ۝ فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ ۝ وَاِلٰی رَبِّكَ فَارْغَبْ ۝ ۱۴۱ مرتبہ، سُوْرَۃُ یٰسٓ ایک مرتبہ، یَا بَاقِیْ اَنْتَ الْبَاقِیْ ۱۱۱ مرتبہ، یَا كَافِیْ اَنْتَ الْكَافِیْ

۱۱۱مرتبہ، یَا شَافِیْ اَنْتَ الشَّافِیْ ۱۱ مرتبہ، یَا ھَادِیْ اَنْتَ الْھَادِیْ ۱۱۱مرتبہ، یا حضرت شاہ محی الدین مشکل کشا بالخیر ۱۱ مرتبہ، یا حَضْرَتْ غَوْثْ اَغِثْنَا بِاِذْنِ اللہ ۱۱۱ مرتبہ سَہِّلْ فَسَہِّلْ یَا اِلٰھِیْ کُلَّ صَعْبٍ بِحُرْمَۃِ سَیِّدِ الْاَبْرَارِ ۱۱۱ مرتبہ، امداد کن امداد کن از رنج و غم آزاد کن در دین و دنیا شاد کن یا غوث اعظم دستگیر ۱۱۱ مرتبہ، یَا شَیْخ سَیِّدْ عَبْدُ الْقَادِرْ شَیْئًا لِلّٰہِ ۱۱۱مرتبہ، مشکلات بے عدد داریم ما شَیْئًا لِلّٰہ غوثِ اعظم پیر ما ۲ مرتبہ، ما ہمہ محتاج تو حاجت روا اَلْمَدَدْ یا غَوْثِ اَعْظَمْ سَیِّدَا ۱۳ مرتبہ، خُذْ بِیَدِیْ یَا شَاہِ جِیْلَانْ خُذْ بِیَدِیْ شَیْئًا لِلّٰہِ اَنْتَ نُوْرُ اَحْمَدْ صلی اللہ علیہ وسلم ۳ مرتبہ، وقت امداد یا شہ بغداد رس بفریاد یا شہ بغداد ۳ مرتبہ دُرُوْد شَرِیْف ۱۱۱ مرتبہ اَلْحَمْدُ شَرِیْف ۱۱ مرتبہ۔

مندرجہ بالا ختم شریف کے بعد کلمہ شریف اور اسم ذات کا ذات کا ذکر کیا جائے۔

نوٹ: اسم ذات (اللہ) کا ذکر کرنے سے پہلے یہ کلمات پڑھے جائیں، کَلِمَۃُ حَقٍّ عَلَیْھَا نَحْیٰ وَعَلَیْھَا نَمُوْتُ وَبِھَا نُبْعَثُ اِنْشَاءَ اللہُ عَلَیْھَا مِنَ الْاٰمِنِیْنَ اٰمِیْن اور ذکر شریف ختم کرنے کے بعد اللہُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔

ختم شریف حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سُوْرَۃ تَغَابُنْ اور سُوْرَۃ جُمُعَہ، سُوْرَۃ الرَّحْمٰن و سُوْرَۃ مُکَاثِر، سُوْرَۃ مُرْسَلَات ایک ایک بار پڑھیں اور پھر سُوْرَۃ کَافِرُوْن ہے۔

ختم شریف حضرت سید میراں حسین زنجانی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت سید میراں حسین زنجانی کی روح اقدس کے ایصال ثواب کے لئے مندرجہ ذیل ختم پڑھنا بہت بہتر ہے۔ درود شریف، بار سورت الم نشرح ۱ بار سورۃ قدر ابار

سورت فیل ۱ بار سورہ کوثر ۱ بار سورہ نصر ۱ بار سورہ کافرون ایک سورہ اخلاص ۳ بار سورہ فلق ۳ بار ۔ سورہ الناس ۳ بار ۔ استغفر اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم و اتوب الیہ، ۷ بار ۔ لا اِلٰہَ الا انت سبحانک انی کنت من الظٰلمین ۳ بار تیسرا کلمہ ۳ بار پہلا کلمہ ۱۱ بار ۔ اللہ ۳۳ بار ۔ اللہ ۳۴ بار ۔ اللہ کے نام ۱ بار اور آخر میں الحمد شریف ۔

ختم شریف حضرت داتا گنج بخش علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ

حضرت داتا گنج بخش صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی کامل ہستی سے کون واقف نہیں اور بچہ بچہ آں جناب کی برکات کا معتقد ہے ۔ ضرورت مند حضرات ان کا ختم پڑھا کر اپنی دلی آرزؤں کو حاصل کریں ۔ ترکیب ختم یہ ہے کہ پہلے درود شریف دس ۱۰ بار ۔ بعد ازاں سورۃ فاتحہ اکیس بار ۔ سورۃ (والشمس و سورۃ واللیل) پچاس بار ۔ سورۃ غاشیہ چالیس بار ۔ سورۃ (طارق) پچاس بار ۔

ختم شریف خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ

ترتیب یہ ہے ۔ درود شریف چار بار ۔ الحمد للہ دس بار ۔ یا قہار اسی بار ۔ سورۃ تکویر تین بار ۔ سورۃ انفطار دو بار ۔ انشقاق دس بار ۔ سورۃ بروج پندرہ بار ۔ سورۃ طارق سترہ بار ۔ سورۃ اعلیٰ آٹھ بار ۔ سورۃ غاشیہ ثبات ۔ سورۃ فجر چار بار ۔ یا ستار پندرہ بار یا غفار پچاس بار ۔ بعد ازاں درود شریف اور الحمد شریف پڑھ کر دعا مانگیں ۔

ختم شریف حضرت بابا فرید الدین مسعود گنج شکر

سورت مزمل ایک بار ۔ سورہ بروج ۱ بار سورہ طارق ۱ بار سورہ لیل ۱ بار سورۃ تین

۱ بار سورہ قدر ۱ بار سورہ عصر ۱ بار سورہ کافرون ۱ بار سورہ نصر ۱ بار سورہ اخلاص ۱ بار سورہ فلق ۱ بار۔ سورہ ناس ۱ بار۔ ذکر نفی اثبات کھلا ذکر اللہ کھلا ۔درود شریف ابراہیمی کھلا۔

ختم شریف حضرت علاؤالدین صابر کلیر شریف

پہلے بسم اللہ شریف ایک سَو بار۔ پھر سورۃ فاتحہ ساٹھ بار بعد اس کے سورۃ آل عمران ۱۰ بار۔ سورہ انعام ایک ہزار بار۔ سورۃ انفال ۷۰ بار۔ پھر درود شریف اور سورۃ فاتحہ پڑھ کر ان کی روح کو ثواب پہنچا دیں۔

ختم شریف حضرت نظام الدین دہلوی

ترکیب ختم :۔ بیان کی جاتی ہے۔ پہلے درود شریف چھ ۶ بار۔ اور سورۃ یٰسین تین ۳ بار۔ بعد ازاں سورۃ مدثر دس ۱۰ بار۔ سورۃ قیامت سورۃ اخلاص تین ۳ سو بار۔ یا کریم اسی ۸۰ بار۔ یا رحیم سَو ۱۰۰ لہ بار۔ یا جبار ایک سَو ساٹھ ۱۶۰ بار۔ یا ستار ۱ ایک ہزار۔ بعد ازاں سورۃ رحمٰن نہایت بہترین طریقہ سے پڑھ کر دعا مانگیں تاکہ خداوند لایزال اولیاء مرحوم کو اس ختم کا ثواب دے کر جنت الفردوس میں جگہ عطا فرما دے۔

عملیات بوقت استراحت

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ حضرت علی سے ارشاد فرمایا کہ اے علی رات کو روزانہ پانچ کام کر کے سویا کرو۔

(۱) چار ہزار دینار صدقہ دیکر سویا کرو
(۲) ایک قرآن شریف پڑھ کر سویا کرو
(۳) جنت کی قیمت دیکر سویا کرو
(۴) دو لڑنے والوں میں صلح کرا کر سویا کرو
(۵) ایک حج کر کے سویا کرو

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، یارسول اللہ! یہ امر محال ہے مجھ سے کب بن سکیں گے۔ تو حضور نے ارشاد فرمایا۔

(۱) چار مرتبہ سورۂ فاتحہ یعنی اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ پڑھ کر سویا کرو اس کا ثواب چار ہزار دینار صدقہ دینے کے برابر تمہارے نامۂ اعمال میں لکھا جائیگا۔
(۲) تین مرتبہ قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ پڑھ کر سویا کرو۔ اس کا ایک قرآن مجید پڑھنے کے برابر ثواب ہے
(۳) تین مرتبہ درود شریف پڑھ کر سویا کرو کہ جنت کی قیمت ادا ہو گی۔
(۴) دس مرتبہ استغفار پڑھ کر سویا کرو۔ دو لڑنے والوں میں صلح کرانے کے برابر ثواب ہو گا۔
(۵) چار مرتبہ تیسرا کلمہ پڑھ کر سویا کرو ایک حج کا ثواب ملے گا۔ اس پر حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے عرض کیا۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اب تو میں روزانہ یہی عملیات کر کے سویا کروں گا۔

صلاۃ غوثیہ

(احسن الوعا)



ترکیب :- صلوٰۃ الاسرار شریف جسے دینی و دنیوی حاجت ہو وہ بعد سنن مغرب صلوٰۃ الاسرار کی نیت سے قرب الٰہی کیلئے اور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کو ہدیہ پیش کرنے کیلئے دو رکعت نماز پڑھیں اگر تازہ وضو کرلیں تو بہتر ہے نیز اگر پہلے کچھ صدقہ دیدیں تو جلد مطلب حل ہوگا اور ردّ بلا کا سبب ہو۔ نماز میں بعد فاتحہ جو قرآن یاد ہو پڑھیں۔ اگر قل ھو اللہ احد ۱۱ بار پڑھیں تو بہتر ہے حسب دستور نماز پوری کرے۔ پھر قبلہ رو کھڑے ہو کر سورۂ فاتحہ ایک بار، آیۃ الکرسی ۷ بار بعدہ درود شریف پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ مَّعْدِنِ الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ وَاٰلِہِ الْکِرَامِ وَابْنِہِ الْکَرِیْمِ وَاُمَّتِہِ الْکَرِیْمِ یَا اَکْرَمَ الْاَکْرَمِیْنَ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ پڑھے اپنے دل کو مدینہ کیطرف متوجہ کرکے ۱۱ بار کہے یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ اَغِثْنِیْ وَامْدُدْنِیْ فِیْ قَضَآءِ حَاجَتِیْ یَا قَاضِیَ الْحَاجَاتِ۔ پھر عراق کی طرف ۱۱ قدم چلے (معتدل) خضوع و ادب ملحوظ رہے اور یہ خیال کرے کہ گویا بغداد میں حاضر ہوں اور روضۂ پاک میرے سامنے ہے اور سرکار قبلہ رو آرام فرما ہیں۔ اور چاہئے کہ انکے کرم پر اعتماد رکھے اور یہ سمجھے کہ وہ رضی اللہ عنہ دیکھ رہے ہیں اور ہر قدم پر یہ کہتا جائے یَا غَوْثَ الثَّقَلَیْنِ یَا کَرِیْمَ الطَّرَفَیْنِ اَغِثْنِیْ وَامْدُدْنِیْ فِیْ قَضَآءِ حَاجَتِیْ یَا قَاضِیَ الْحَاجَاتِ۔ پھر اللہ سبحانہٗ سے عرض کرے یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ ۳ بار یَا بَدِیْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ بِجَاہِ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَبِجَاہِ ابْنِہٖ ھٰذِہِ السَّیِّدِ الْکَرِیْمِ غَوْثِنَا الْاَعْظَمِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ۔ اب مطلب کہے پھر تین بار آمین۔ درود شریف پڑھے بہتر یہ ہے اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ پر ختم اور بکوشش روئے اور رونا نہ آئے تو رونا سا منہ بنائے۔ اللہ تعالیٰ اسکی حاجت پوری کریگا

مناجات بدرگاہِ ربُّ العالمین

امامِ اہلسنت اعلیٰحضرت احمد رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

یا الٰہی ہر جگہ تیری عطا کا ساتھ ہو — جب پڑے مشکل شہِ مشکل کشا کا ساتھ ہو
یا الٰہی بھول جاؤں نزع کی تکلیف کو — شادیٔ دیدارِ حُسنِ مصطفےٰ کا ساتھ ہو
یا الٰہی گورِ تیرہ کی جب آئے سخت رات — اُنکے پیارے منہ کی صبحِ جاں فزا کا ساتھ ہو
یا الٰہی جب پڑے محشر میں شورِ دار و گیر — امن دینے والے پیارے پیشوا کا ساتھ ہو
یا الٰہی جب زبانیں باہر آئیں پیاس سے — صاحبِ کوثر شہِ جود و عطا کا ساتھ ہو
یا الٰہی سرد مہری پر ہو جب خورشیدِ حشر — سیّدِ بے سایہ کے ظلِّ لوا کا ساتھ ہو
یا الٰہی گرمیٔ محشر سے جب بھڑکیں بدن — دامنِ محبوب کی ٹھنڈی ہوا کا ساتھ ہو
یا الٰہی نامۂ اعمال جب کھلنے لگیں ! — عیب پوشِ خلق، ستّارِ خطا کا ساتھ ہو
یا الٰہی جب بہیں آنکھیں حسابِ جرم میں — اُن تبسّم ریز ہونٹوں کی دُعا کا ساتھ ہو
یا الٰہی جب حسابِ خندۂ بے جا رُلائے — چشمِ گریانِ شفیعِ مرتجےٰ کا ساتھ ہو
یا الٰہی رنگ لائیں جب مری بے باکیاں — اُنکی نیچی نیچی نظروں کی حیا کا ساتھ ہو
یا الٰہی جب چلوں تاریک راہِ پُل صراط — آفتابِ ہاشمی نور الہُدیٰ کا ساتھ ہو
یا الٰہی جب سرِ شمشیر پر چلنا پڑے — رَبِّ سَلِّم کہنے والے غمزدہ کا ساتھ ہو
یا الٰہی جو دُعائے نیک میں تجھ سے کروں — قدسیوں کے لب پہ آمیں رَبَّنا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب رضا خوابِ گراں سے سر اُٹھائے
دولتِ بیدارِ عشقِ مصطفےٰ کا ساتھ ہو !

